REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد ۴۰　　شمارہ ۱۹

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- عبد الحق فضل
نائب :- قریشی محمد فضل اللہ

شرحِ چندہ
سالانہ ۷۵ روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک :- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک :- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴۳۵۱۶

۲۳ شوال ۱۴۱۱ ہجری　　۹ ہجرت ۱۳۷۰ ہش　　۹ مئی ۱۹۹۱ ع

بفضل اللہ تعالیٰ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرّابع ایّدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ اَلحمدُ للہ۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں ؏

جماعتِ احمدیہ حیدرآباد کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں!

رپورٹ مرتبہ :- محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد (آندھرا پردیش)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس ماہ رمضان میں مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کو ایک عظیم الشان اشتہار شائع کرنے کی توفیق ملی جو اپنی نوعیت کا تاریخی اشتہار تھا۔ چونکہ اس رمضان المبارک کو چاند اور سورج گرہن کی پیشگوئی کے پورے ہوئے ایک سو سال ہو گئے ہیں۔ ۱۳۱۱ھ کو اس نشان کا ظہور ہوا تھا۔ اور آج ۱۴۱۱ھ سے ہم گزر رہے ہیں۔ مکرم خالد احمد ضمیر صاحب قائدِ مجلس نے خاکسار کے ہمراہ نہایت محنت اور ذوق و شوق سے اس اشتہار کی تاریخی حیثیت کے اعتبار سے مدد فرمائی۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ۔ اور کراؤن سائز میں ایک ہزار کی تعداد میں اشتہار شائع کروایا۔ اور ۲۸ رمضان کو رات گیارہ بجے ۵۴ خدام نے حیدرآباد و سکندرآباد کے اہم مقامات پر پبلک پلیس پر چسپاں کئے۔ اور صبح چار بجے تک پورے شہر میں خدام نے پھیل کر انتھک محنت کی۔ اس موقعہ پر سات وفود بنائے گئے۔ ایک وفد ماروتی دین میں تھا جس نے سکندرآباد کے بعض علاقوں میں بھی کام کیا۔ بعض وفود موٹر سائیکلوں پر تھے جبکہ دو وفود سائیکلوں پر تھے ایک وفد پیدل تھا۔ اور سب خدام کے سحر کا انتظام محترم سیٹھ بشیر احمد صاحب تلے پلی اور اُن کی اہلیہ محترمہ امۃ النعیم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے کیا۔ جزاھما اللہ تعالیٰ خیراً۔

خاکسار کا مرتبہ فولڈر "کب انتظار اور چودھویں صدی بھی بیت گئی" دیدہ زیب اور خوبصورت کاغذ پر آفسیٹ پریس میں دس ہزار کی تعداد میں رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب امیر جماعت احمدیہ جینتہ کنٹہ نے ادارہ حفیظ الاسلام حفیظ منزل ۳-۳-۶۴۳-۱۱ جدید ملے پلی مغل پلے گراؤنڈ حیدرآباد - ۵۰۰۰۰۱ سے شائع فرمایا۔ جس کو غیر از جماعت میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اس فولڈر کے صفحہ اول پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہایت خوبصورت فوٹو شائع کی گئی ہے۔ اور اس فولڈر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور موجودہ حالات پر تبصرہ کیا گیا جو ان حالات کے لئے مفید ہے۔ جو دوست اس فولڈر کو حاصل کرنا چاہیں وہ صرف ایک کارڈ آنے پر ادارہ حفیظ الاسلام آپ کو ذریعہ پوسٹ ارسال کر دے گا انشاء اللہ۔

ماہِ رمضان المبارک میں نومبائعین کے علاقہ چھاگل میں شدید مخالفت شروع ہوئی۔ جس کا سدِ باب کیا گیا۔ خاکسار اور عزیز رضوان احمد صاحب انصاری نے رمضان میں دورہ کیا۔ اور حالات کا جائزہ لیا۔ نیز مستقبل کے لئے مبلّغین اور صدر صاحبان سے مل کر غور کیا گیا۔ نیز یکم اور ۲ رجون کو ہونے والے عظیم الشان جلسہ ہائے آندھرا پردیش جو نومبائعین کے علاقہ پالاگرتی میں ہونے والا ہے ایک خصوصی میٹنگ پالاگرتی میں منعقد کی گئی جس میں مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب سرکل انچارج، مکرم محمد باشا صاحب صدر جماعت پالاگرتی اور مقامی نومبائعین خدام نے شمولیت فرمائی اور مسجد احمدیہ میں بعد نمازِ فجر پروگراموں کو قطعیت دی گئی۔ یہ مقام بہت اچھا مقام ہے اور پہاڑ کے دامن میں واقع ہے اور ہندوؤں کا بھی مذہبی تیرتھ استھان ہے۔ یہاں پولیس اسٹیشن بھی ہے اور ہسپتال بھی ہے۔ اسی طرح بس اسٹانڈ، ہاسٹل اور سکول بھی ہے۔ اس مقام پر افرادِ جماعت ۹۰ کے قریب ہیں۔ جبکہ مخالف تھوڑی تعداد میں ہیں۔ اس مقام کے ہمارے احمدی اچھے متموّل اور بڑے زمیندار ہیں۔ اس جماعت میں چھوٹے چھوٹے بچے احمدیت کے بارے میں تبلیغ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

نیز یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس وقت تک آندھرا پردیش میں نیچی اپل۔ ہیبہ گوڑم۔ پرتی تڑگو۔ نارائن گیری۔ کاٹراپل (ماشورہ خانہ) سرہندال مقامات پر بنی بنائی مساجد جماعت کو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں۔ جبکہ کنڈور۔ تمڑپلی۔ پالاگرتی۔ اٹکالہ پلی میں مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ نیز کپاٹش دور۔ پنڈرپلی۔ قادر لا پاڑ۔ اور وردھمان کوٹ۔ گکنور۔ چھاگل میں نومبائعین نے مساجد کی تعمیر کے لئے پلاٹ مرکز کے نام پر عطیہ دیئے ہیں۔

الحمد للہ ترجمہ تلگو قرآن مجید کروایا جا رہا تھا۔ مکمل ہو کر طباعت کے مرحلہ میں داخل ہو گیا ہے۔ جس کے جملہ اخراجات محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب امیر جماعت احمدیہ جینتہ کنٹہ نے اپنے مرحوم والد محترم سیٹھ محمد حسین صاحب کے نام سے برداشت کرنے کے لئے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی جسے حضور نے منظور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ طباعت کے جملہ مراحل کو آسان کر دے اور اس کا ترجمہ نافع الناس ثابت ہو۔

رمضان المبارک :

آخر میں کچھ رمضان المبارک کی برکات کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس ماہ خاص طور پر حضور انور کی آمد ہندوستان سے متعلق رمضان میں احبابِ جماعت نے دُعائیں کیں۔ اسیرانِ راہِ مولیٰ اور جماعت کی ترقی کے لئے انہماک اور سوز و گداز سے دُعائیں کی جاتی رہیں۔ ماہِ رمضان میں عجیب عبادات کے پُرکیف نظارے دیکھے گئے۔ حیدرآباد افضل گنج۔ بی بی بازار۔ اور فلک نُما کی مسجد اور سکندرآباد احمدیہ مسجد نمازیوں سے خاص کر نمازِ تراویح میں بھری رہتیں۔ فلک نُما میں تو مسجد کے باہر بھی قناتیں لگا کر انتظام کرنا پڑا۔ اور ہر سہ مساجد میں نو (۹) لجنات۔ انصار اور خدام کو اعتکاف کی عبادت بجا لانے کی توفیق ملی۔ ہر روز بعد نمازِ عصر تفسیر القرآن کا خاکسار کا درس ہوتا رہا۔ جبکہ بعد نمازِ عشاء احادیث اور سیرت المہدی کا درس جاری رہا۔ افضل گنج کی مسجد میں محترم حافظ عبد القیوم صاحب نے نمازِ تراویح میں قرآن مجید کا دَور مکمل کر لیا۔ (باقی صـ ۱۳ پر)

قادیان دارالامان میں جماعتِ احمدیہ کا

سَوواں جلسہ سالانہ

بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ رفتح (دسمبر) ۱۳۷۰ ہش ۱۹۹۱ء منعقد ہو گا!

احباب جماعتہائے احمدیہ کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکزِ سلسلہ قادیان میں جماعتِ احمدیہ کے سوویں جلسہ سالانہ کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ رفتح (دسمبر) ۱۳۷۰ ہش ۱۹۹۱ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

احباب اس تاریخی صد سالہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور دُعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو بہت کامیاب و بابرکت فرمائے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان ؏

یسوع مسیح کو حرامی کہنے والا وزیر، گرفتاری کا مطالبہ

مندرجہ بالا عنوان قائم کرکے ماہنامہ "مسیحی دنیا" نئی دہلی بابت اپریل ۱۹۹۱ء کے صفحہ اول پر رقمطراز ہے :-

"کچھ برس ہوئے رسالہ شمع نئی دہلی نے خداوند یسوع مسیح کی تصویر کے ساتھ حیدرآباد کے ایک مسلمان شاعر کی ایک نظم چھاپی تھی۔ جس میں خداوند یسوع مسیح کو حرامی بچہ کہا گیا تھا۔ ایڈیٹر مسیحی دنیا اور اُن کے ساتھیوں نے اس کے خلاف زوردار پروٹسٹ کیا اور ایجی ٹیشن چلائی جلوس نکال کر دفتر شمع کے باہر مظاہرہ کیا گیا جس پر سرکار کو جھکنا پڑا۔ رسالہ شمع کے پرچے ضبط کئے گئے۔ مسیحی دنیا کی جیت ہوئی اور رسالہ شمع کو معافی مانگنی پڑی۔ خداوند یسوع مسیح کی اسی تصویر کو دوبارہ چھاپا گیا اور اسی کے ساتھ شمع کا معافی نامہ بھی شائع ہُوا۔ سرکار نے شمع کے خلاف مذہبی دلآزاری کا مقدمہ چلائے جانے کو بھی کہا۔ لیکن بعض مشن حکام نے یہ معاملہ ختم کرا دیا۔

اب پاکستان سے بھی ایک ایسی ہی خبریں آرہی ہیں۔ مرکزی وزیر مولانا عبدالستار خاں نیازی نے لاہور کے فاطمہ میموریل ہسپتال میں ہوئے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے خداوند مسیح کی شان میں گستاخی اور نہایت نازیبا الفاظ استعمال کئے مولانا نے کھلے طور پر مسیح خداوند کو اول درجہ کا حرامزادہ، بدمعاش اور غلیظ کہا۔ اور یہ فتویٰ دیا کہ وہ کوئی نبی بھی نہ تھے۔ مولانا نیازی کے الفاظ یہ ہیں۔ Jesus Christ was Bloody Basterd Rescal and Dirty and was not a Prophet.

دنیا کے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کے خلاف، اس گستاخی کے خلاف وہاں کے مسیحیوں میں بھاری غم و غصہ پھیل گیا ہے۔ لیکن مشن حکام اور چرچ کے لیڈروں نے پراسرار خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ ایک بزرگ نے کہا کہ چرچ لیڈروں کو آسٹریلیا میں ہونے والی ورلڈ چرچ کونسل ڈبلیو سی سی کانفرنس میں جانے کے لئے دعوت نامے حاصل کرنے کی دوڑ دھوپ کی پڑی تھی۔ لہذا انہوں نے کوئی خاص توجہ نہ دی۔ نیشنل کونسل آف چرچز نے ایک تار وزیر اعظم پاکستان کو بھیج کر مولانا نیازی کے ریمارکس کی مذمت کی اور سمجھ لیا کہ انہوں نے اپنا فرض پورا کر دیا۔

لاہور کے تھانہ اچھرہ میں نیشنل کرسچین پارٹی کے سیکرٹری مسٹر جوزف فرانسس نے وزیر کے خلاف ایک رپورٹ درج کرائی کہ مولانا کے خلاف ملکی قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ اور اسے گرفتار کیا جائے۔ اور قانون کیا ہے یہ بھی دیکھا جائے۔ پچھلے دنوں پاکستان کی مرکزی شریعت عدالت نے ایک مقدمہ کا فیصلہ دیتے ہوئے یہ قرار دیا کہ نبیوں کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۵ سی تعزیراتِ پاکستان کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔ اور مجرم کو وہی سزا دی جائے جو حضرت محمد صاحب کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے لئے مقرر ہے۔ یعنی سزائے موت اور صرف سزائے موت۔ شرعی عدالت نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ موت کی سزا دی جائے تاکہ کوئی شخص کسی نبی کے خلاف گستاخی کرنے کی جُرأت نہ کرے اور ملک بیجا طور پر فرقہ وارانہ فسادات کی لپیٹ میں نہ آئے۔

پولیس میں رپورٹ درج ہونے کے بعد سرکاری حلقوں میں ہلچل مچ گئی۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ وزیر مولانا نیازی نے نہ صرف مسیح کی شان میں گستاخی کی بلکہ وہ قرآن کے منکر بھی ہوئے ہیں۔ کیونکہ قرآن کے مطابق کوئی مسلمان اُس وقت تک مسلمان ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مسیح کو خدا کا نبی تسلیم نہ کرے۔ قرآن نے مسیح کو رُوح اللہ کے لقب سے نوازا۔ اس کی پیدائش کے دن کو مبارک کہا اور کنواری مریم صدیقہ سے بغیر باپ کے پیدائش کو اللہ کی قدرت سے پیدا ہوتا بیان کیا۔ نبی جس پر الہامی کتاب انجیل نازل ہوئی۔ اب وزیر مولانا نیازی کا یہ کہنا کہ مسیح نبی بھی نہیں تھا۔ قرآن سے انکار کرنا نہیں تو کیا ہے۔

پولیس نے مولانا نیازی کو گرفتار نہیں کیا۔ معاملہ کھٹائی میں پڑ گیا۔ کیونکہ لاہور کے بشپوں اور دوسرے حکام نے کوئی دلچسپی نہ لی۔ مسیحی عوام انتظار کر رہے ہیں کہ سرکار اس متعصب وزیر کے خلاف کیا کارروائی کرتی ہے۔

تازہ خبر ہے کہ مولانا نیازی نے وزارت سے استعفےٰ دے دیا ہے۔ لیکن اپنا جرم چھپانے کے لئے نہیں کیا گیا بلکہ عراقی جنگ کے معاملہ پر پاکستان سرکار کی پالیسی کے ساتھ اختلافات کی بناء پر استعفےٰ کے بعد مولانا نے امریکہ پر الزام لگایا کہ وزارت سے اس کے نکلنے میں امریکہ کا ہاتھ ہے۔

بہرحال مسیحی عوام ابھی تک انتظار کر رہے ہیں کہ حکومتِ پاکستان مولانا کی گستاخی پر کیا کارروائی کرتی ہے۔ اگر سرکار نے کچھ نہ کیا تو بعض غیرتمند مسیحی خود یہ معاملہ آزادانہ طور پر مقدمہ چلا کر یہ عدالت میں لے جانے کی سوچ رہے ہیں۔"

تبصرہ

۱۔ قرآنِ کریم سے بالوضاحت ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے پاکباز نبی اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بن باپ پیدا ہوئے تھے۔ پس مولانا عبدالستار خاں صاحب نیازی کا بیان سراسر اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ مسیح بے باپ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ نیچری جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا وہ بڑی غلطی پر ہیں، ایسے لوگوں کا خدا مردہ خدا ہے۔ اور ایسے لوگوں کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ جو خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بے باپ پیدا نہیں کر سکتا۔ ہم ایسے لوگوں کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔"

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)

۲۔ قرآن کریم میں "رُوح اللہ" کے الفاظ نہیں ہیں جس کے معنے ہوتے ہیں کہ عیسیٰ، اللہ کی رُوح ہیں۔ بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے "رُوْحٌ مِّنْهُ" (مریم) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جس کے معنے ہیں کہ اللہ کی طرف سے رُوح۔

یہودی چونکہ حضرت مریم علیہا السلام پر بہتانِ عظیم باندھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کو ناجائز قرار دیتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے بہتانِ عظیم کو رد کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رُوح ناجائز نہ تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی۔

۳۔ "اس کی پیدائش کے دن کو مبارک" قرآن کریم نے ضرور قرار دیا ہے۔ لیکن اسی جگہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کے دن کو بھی مبارک قرار دیا گیا ہے۔ لہذا اس لحاظ سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام منفرد نہیں ہیں (مریم) اور بتانا یہ مقصود ہے کہ دونوں کی پیدائش خارق عادت کے طور پر ہوئی تھی۔ کیونکہ حضرت زکریاؑ انتہائی بوڑھے ہو چکے تھے۔ اور اُن کی بیوی بانجھ تھیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰؑ کی پیدائش کی خبر دی تھی۔

۴۔ ہمارے عیسائی بھائی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیبی موت کا مصداق قرار دے کر لعنتی قرار دیتے ہیں۔ کیا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں ہے!؟ یقیناً توہین ہے !! اور بدترین توہین ہے !!! کیونکہ لعنت کے معنے ہی یہ ہیں کہ وہ خدا سے دُور ہو گیا اور خدا اُس سے دُور ہو گیا۔ وہ خدا کا دُشمن ہو گیا اور خدا اُس کا دُشمن ہو گیا۔

۵۔ پس جو سزا ہمارے عیسائی بھائی مولانا عبدالستار خاں صاحب نیازی کو دلوانا چاہتے ہیں وہی سزا توہینِ مسیحؑ کے سلسلہ میں اخلاقاً و انصافاً خود آپ کو بھی دیں۔ سوچئے ! اور غور فرمائیے۔ !! اس سارے معاملہ میں قدرِ مشترک صلیبی موت اور پھانسی اور سزائے موت ہی ہے۔ ففکّر فی ھٰذا۔

معذرت کے ساتھ ؎

دوسروں کی شخصیت پر تبصرہ بے شک کرو
لیکن اس سے پہلے خود کا بھی احاطہ کیجئے

(عبدالحق فضل)

مسجد و مشن ہاؤس دہلی

جیسا کہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو اس امر کا بخوبی علم ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دُعاؤں اور خصوصی توجہ سے دارالحکومت دہلی میں مشن ہاؤس و مسجد کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ الحمدُ للہ علیٰ احسانہٖ۔ تعمیر کے سلسلہ میں مقررہ بجٹ سے مبلغ تین لاکھ اڑتیس ہزار سات سو ساٹھ (3,38760/-) روپے زائد خرچ ہو چکے ہیں۔ حضور انور کی خدمت میں آمد و خرچ کی رپورٹ پیش ہونے پر ارشاد فرمایا ہے کہ جو زائد اخراجات دہلی مشن کی تعمیر کے سلسلے میں ہوئے ہیں اُسے احبابِ جماعت میں تحریک کرکے پورا کیا جائے۔

لہذا مَیں تمام مخلصین جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست کرتا ہُوں کہ وہ اپنی مالی وسعت اور توفیق کے مطابق اس مد میں چندہ ادا کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

خطبہ جمعۃ المبارک

اے خدا! ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جان دیں۔ آخری سانس ہمارا اس حالت میں نکلے کہ ہم تجھ سے مغفرت کے طالب ہوں اور تو ہمیں مغفرت کی خوشخبری دے رہا ہو۔

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲ امان (مارچ) ۱۳۶۳ ہش ۱۹۸۴ بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب رکن صیغہ زود نویسی ربوہ کا قلمبند کردہ (غیر مطبوعہ)
بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی :-

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ٥ (سورۃ البقرہ آیت ۲۸۵، ۲۸۶)

پھر فرمایا :-

اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا مضمون بہت ہی وسیع ہے اور جیسا کہ اس لفظ کے معانی میں "ڈھانکنا" "ڈھانپ لینا" پایا جاتا ہے اسی طرح یہ صفت مغفرت بھی انسانی زندگی کے سارے اعمال کو ڈھانپے ہوئے ہے خواہ وہ تعلق باللہ کے اعمال ہوں یعنی اللہ سے تعلق رکھنے والے یا حقوق العباد سے تعلق رکھنے والے اعمال ہوں۔ یہ بہت ہی وسیع مضمون ہے جسے قرآن کریم نے مختلف پیرایوں میں مختلف مواقع پر بیان فرمایا۔ اور اس صفت سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے یہ ممکن نہیں کہ تھوڑے وقت میں اسے بیان کیا جا سکے۔ ویسے تو قرآن کریم میں کوئی ایک بھی آیت ایسی نہیں جس سے مضامین کے چشمے نہ پھوٹتے ہوں اور ان پر انسان کسی صورت میں بھی حاوی ہو سکے۔ چنانچہ قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر پر حاوی ہونے کا دعویٰ ہی ایک نہایت متکبرانہ اور بالکل جھوٹا دعویٰ ہے۔ تو ان معنوں میں تو ہر آیت بہت وسیع معانی رکھتی ہے لیکن جب ہم عرف عام میں بات کرتے ہیں تو ان آیات میں سے بعض آیات اور صفات باری تعالیٰ میں سے بعض صفات اندرونی وسعت کے لحاظ سے زیادہ وسیع المعنیٰ ہوتی ہیں۔

پس ان معنوں میں جب میں یہ کہتا ہوں کہ صفت غفوریت یا غفاریت یا مغفرت ایک بہت ہی وسیع صفت ہے تو مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے ... اور ... تعلق کے لحاظ سے یہ بہت وسیع المعانی صفت ہے۔ اس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہی بعض لوگ مغفرت کے ایسے ... میں بٹھا لیتے ہیں ... وہ گناہ پر جرأت کرنے لگتے ہیں اور ان کی طبیعت میں بے باکی پیدا ہوتی ہے اور بعض دفعہ دوسری انتہا پر جا کر مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ اس کے معانی نہ سمجھنے کے نتیجہ میں جو حقیقی روح ہے اس سے غافل رہتے ہیں اور جس رنگ میں خدا تعالیٰ کی صفت مغفرت سے استفادہ کرنا چاہیئے اس کی توفیق نہیں پاتے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ صفت مختلف بندوں کے تعلق میں مختلف معانی اختیار کرتی چلی جاتی ہے اور قرآن کریم اور سنت سے یہ ثابت ہے کہ اس کے نہایت اعلیٰ اور ارفع معانی ہمارے آقا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تعلق میں بیان ہوئے اور ادنیٰ معانی ایسے گنہگاروں کے حق میں بیان ہوئے جن کے اعمال نامے میں کچھ بھی ایسا نیکی کا فعل نہیں تھا اور خدا تعالیٰ کی مغفرت کو جذب کرنے والی کوئی ایسی خوبی نہیں تھی بلکہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے لازمًا وہ لوگ جہنمی ہو چکے لیکن خدا تعالیٰ کی صفت مغفرت نے ان کو بھی بچا لیا۔ پس ان دو انتہاؤں کے درمیان سالکین کے جتنے مراتب ہیں ان سب پر اللہ تعالیٰ کی صفت مغفرت پھیلی پڑی ہے۔ یعنی کچی پکی کا امتحان دینا ہو تو وہاں بھی صفت مغفرت ایک پرچہ ڈالے گی اور سب سے اعلیٰ درجے کا امتحان دینا ہو اور اس میں بھی انتہائی اعلیٰ مقام کے نمبر حاصل کرنے ہوں تو اس کے لئے بھی صفت مغفرت ایک پرچہ ڈالے گی اور یہی مغفرت کی صفت مختلف رنگ میں، مختلف روپ میں انسان پر ظاہر ہوتی چلی جائے گی۔

آج میں نے جس آیت کا انتخاب کیا ہے اس میں صفت مغفرت کے سب سے اعلیٰ و ارفع معانی بیان ہوئے ہیں جن کا تعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان سب چیزوں پر ایمان لے آئے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اتاری گئیں، اور آپ کی غلامی، آپ کی اطاعت میں مومن بھی درجہ بدرجہ ان چیزوں پر ایمان لے آئے۔ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ پر ایمان لانے کا حق ادا کیا وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور فرشتوں پر ایمان لے آئے اور کتب پر ایمان لے آئے، رسولوں پر ایمان لے آئے اور یہ کہا کہ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو سب رسولوں سے افضل ہیں ان کے انکسار کا عالم اپنے رب کے حضور یہ تھا کہ خود بھی یہی کہا اور اپنے ماننے والوں کو بھی یہ تعلیم دی

کہ خدا کی طرف سے جو بھی آئے اعلیٰ ہو یا ادنیٰ ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اور صرف ایمان کی حد تک نہیں بلکہ اعمال میں بھی وہ درجۂ کمال کو پہنچ گئے اور انہوں نے اپنے رب سے یہ عرض کی سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہ ہم نے سُنا اور اطاعت کی۔ اور کوئی فرق نہیں رہنے دیا سُننے اور اطاعت کے درمیان، کوئی فاصلہ نہیں چھوڑا تیرے احکام اور ان کی بجا آوری کے مابین سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔ اس کے بعد مغفرت کے وہ کیا معنیٰ لیتے ہیں اس کا ذکر ہے۔ اس موقع پر میں دو معنوں میں غُفْرَانَكَ رَبَّنَا کی تفسیر کروں گا۔ پہلا معنیٰ یہ کہ سب کچھ کرنے کے باوجود وہ اپنے ربّ سے یہ عرض کرتے ہیں کہ ان اعمال سے ہم کوئی درجہ نہیں پا سکتے کسی ثواب کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ ان سب کے باوجود ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا کوئی اجر نہیں کیونکہ یہ ساری طاقتیں تو نے ہی عطا فرمائی تھیں۔ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا اس انتہائی بلندی کے مقام پر پہنچنے کے باوجود ہم تیری مغفرت کے طالب ہیں کہ تیری ہی مغفرت کے نتیجہ میں ہم معاف کئے جائیں گے اور ہمیں اجر عطا کیا جائے گا۔

دوسرا معنیٰ اس کا یہ ہے کہ یہ سب کچھ تیرے غُفْرَان کے نتیجہ میں ہوا تھا۔

انسان کو ذاتی طور پر

معصوم ہونے کی طاقت ہی نہیں ہے، ناممکن ہے کہ وہ گناہوں سے بچ سکے سوائے اس کے کہ تیری مغفرت اس کو حاصل ہو۔ اس لئے یہ مرتبہ جو ہمیں عطا ہوا ہمیں پورا احساس ہے، ہم عارفانہ طور پر یہ بات جانتے ہیں کہ محض تیری غفّاری کے نتیجہ میں تیری مغفرت کی عطا کے طور پر ہمیں یہ معصومیت عطا ہوئی کہ ہم سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہنے کے مقام پر کھڑے کئے گئے۔

پس مغفرت کے یہ دو معانی ہیں جو نہایت اعلیٰ و ارفع ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے متعلق جب بھی لفظ "مغفرت" استعمال ہوا یا آپؐ نے استغفار کا لفظ اپنے لئے استعمال فرمایا وہ علی الخصوص ان دو معنوں میں استعمال ہوا ہے یعنی گناہوں کی بخشش کے معنوں میں نہیں بلکہ گناہ نہ کرنے کے باوجود انکساری کی انتہاء کے طور پر یہ عرض کرنے کے معنوں میں ہے کہ اے خدا ان سب باتوں کے باوجود انسان فی ذاتہٖ کسی چیز کا مستحق نہیں ہے، جب تک تیری مغفرت نصیب نہ ہو اُس وقت تک کوئی انسان بخشش کا دعویٰ نہیں کر سکتا، نجات کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اور دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ تیری عطا کے سوا، تیری مغفرت کے سوا کوئی انسان معصوم ہو ہی نہیں سکتا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان معانی کو بڑی وضاحت سے مختلف مواقع پر بیان فرماتے ہوئے مستشرقین اور دیگر معاندین اسلام کے ان اعتراضوں کو ردّ کیا جو یہ کہا کرتے تھے کہ دیکھو! تمہارا رسول تو کثرت سے استغفار کرتا تھا اور روایات سے پتہ چلتا ہے کہ روز میں سَو سَو بار آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم استغفار فرمایا کرتے تھے تو انہوں نے اپنی جہالت اور نادانی میں یہ اعتراض کئے کہ ثابت ہوا کہ بہت ہی گناہگار تھے نعوذ باللہ من ذالک۔ استغفار کا تو مطلب ہے گناہ بخشوانا۔ پس جس نے زیادہ گناہ کئے اس نے زیادہ استغفار کی اور اپنی نادانی میں اُنہوں نے یہ دعویٰ کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ الزام لگایا کہ گویا وہ استغفار نہیں کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دوسرے معنے کو بڑی تفصیل سے بیان فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ

غَفَرَ کا اصل معنیٰ ہے

ڈھانپ لینا اور گناہوں سے دُور کر دینا، انسان کے گناہوں اور اس کے درمیان پردہ حائل کر دینا یعنی انسان کے اندر سے گناہ کی خواہش کو تلف کر دینا اور گناہ کے مواقع سے اس کو دُور رکھنا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جب خدا تعالیٰ کے حضور استغفار کرتے تھے تو ان معنوں میں استغفار کرتے تھے کہ اے خدا پہلے بھی مجھے جو کامل معصومیت عطا ہوئی وہ تیری مغفرت کے نتیجہ میں ہوئی، تو نے میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ہمیشہ فاصلہ رکھا یہاں تک کہ ایک موقع پر فرمایا کہ میرا شیطان مسلمان ہو گیا یعنی نفسِ امّارہ میں بُرے اعمال کی طاقت ہی باقی نہیں رہی۔ پس ان معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم استغفار فرمایا کرتے تھے اور آئندہ کے لئے بھی کہ اے خدا جیسا حُسنِ سلوک تو نے مجھ سے سابقہ زندگی میں فرمایا آئندہ بھی ہمیشہ کے لئے مجھے گناہوں سے دُور رکھنا اور میرے اور گناہوں کے درمیان فاصلے ڈال دینا، روکیں کھڑی کر دینا۔

پس جب خدا تعالیٰ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق فرماتا ہے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (سورۃ الفتح آیت ۳) تو مراد یہی ہے کہ تجھے جس طرح پہلے اللہ تعالیٰ نے ہر گناہ سے دُور رکھا تھا اُسی طرح وہ آئندہ بھی تجھے ہر گناہ سے دُور رکھنے کا وعدہ کرتا ہے اور تو گناہ کے قریب بھی نہیں پھٹکے گا یا گناہ کو ہمت نہیں ہوگی کہ تیرے قریب پھٹک سکے۔ تو ان معنوں میں جب ہم غور کرتے ہیں تو پھر ان احادیث کی سمجھ آتی ہے جن میں یہ ذکر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کثرت سے استغفار فرماتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ خدا کی قسم میں دن بھر میں ستّر مرتبہ سے زائد دفعہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔[1]

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ کئی بار ایسا ہوا ہے کہ ایک ہی مجلس میں ہم بیٹھے ہوئے تھے اور آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے سَو مرتبہ سے زائد دفعہ یہ دُعا کی

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ

اے میرے ربّ میری مغفرت فرما وَتُبْ عَلَيَّ اور میری توبہ قبول کرتا ہوا مجھ پر جھک اور مجھ پر رحم فرما۔ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ تو بہت ہی توبہ کو قبول کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔

یہاں ایک شبہ پڑتا ہے کہ اگر یہ تفصیل درست ہے تو پھر توبہ کا کیا تعلق ہے۔ عموماً تو یہی سمجھا جاتا ہے کہ توبہ ایسے گناہوں سے کی جاتی ہے جو انسان سے سرزد ہوں اور آئندہ ان سے باز رہنے کے لئے انسان اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ اس کا نام توبہ ہے۔ تو جیسا کہ میں بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس پیش کروں گا اس اُلجھن سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تاریکی کو دُور فرمایا اور ہمارے لئے روشنی کا سامان پیدا کیا۔ چنانچہ ان معنوں میں کہ خدا تعالیٰ سے گناہوں سے دُور رہنے کی دُعا کی جائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف انداز میں جماعت کو نصیحت فرمائی اور اس طرف توجہ دلائی کہ توبہ کے ادنیٰ معنوں سے بہت بڑھ کر

توبہ کے اعلیٰ معنیٰ

کی طرف توجہ کرو اور استغفار کے ادنیٰ معنوں سے بہت بڑھ کر استغفار کے اعلیٰ معنوں کی طرف توجہ کرو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمام دُنیا کے تم مربّی بن جاؤ اور تمام دُنیا کے لئے راحت و اطمینان کا سامان کرو اور اس کو فلاح اور کامیابی کی خوشخبری دو تو ضروری ہے کہ اپنے لئے ہر معنی میں بہترین چیز کے طلبگار ہو جاؤ۔ پس اس طرف سے ہماری توجہ ہٹا کر کہ ہم گناہ کرتے چلے جائیں اور خدا تعالیٰ سے مغفرت ان معنوں میں مانگیں کہ ہم نے جو گناہ کیا ہے ان کو ڈھانپ دے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت ہی اعلیٰ رنگ میں نہایت ہی پیارے اور اثر انداز ہونے والے رنگ میں

---

[1] صحیح بخاری کتاب الدعوات باب استغفار النبیؐ [2] مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۲۱

جماعت احمدیہ کو اس طرف متوجہ کیا کہ جس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استغفار کیا کرتے تھے انہی معنوں میں تم بھی استغفار کیا کرو۔ چنانچہ آپ اس مسئلے پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

جو لوگ خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں وہ باوجود نبی اور رسول ہونے کے اقرار رکھتے ہیں کہ جیسا کہ حق تبلیغ کا تھا ادا نہ کر سکے۔

اب یہاں توبہ کے معنی سمجھ آگئے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کن معنوں میں توبہ فرماتے ہیں۔ اور کن معنوں سے توبہ و استغفار کا تعلق ہے۔ اپنی ساری کوششیں خدا کی راہ میں صرف کرنے کے باوجود اپنے دن رات کے آرام کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربان کرنے کے باوجود دو وجوہات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توبہ کی طرف مائل ہوتے تھے۔ اول یہ کہ آپ جانتے تھے کہ جتنی میری تمنا ہے جتنی میری خواہش ہے اس تمنا کے مطابق میں خدا کی راہ میں قربانی نہیں کر سکا یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور قربانیاں دینے کی اتنی غیر معمولی بڑھی ہوئی تمنا تھی کہ تمام بنی نوع انسان سے سبقت لے جانے کے باوجود، تمام نبیوں کے سردار کہلانے کے باوجود، باوجود اس کے کہ بار بار اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اپنی رضا کی خبریں دیں اور مسلسل آپؐ سے محبت اور پیار کی باتیں کرتا رہا، پھر بھی جو تمنا آپؐ کی تھی کہ میں سب کچھ خدا کی راہ میں جھونک دوں، آپؐ کو یہ احساس رہتا تھا کہ شاید وہ پورا نہیں ہو سکا۔ ان معنوں میں توبہ ہے۔ کہاں گناہگاروں کی توبہ کہاں ایک عارف باللہ اور معصوم کی توبہ! ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ان کے گناہوں کے معیار بدل جاتے ہیں یعنی اُن کے تصورات میں جو چیز گناہ کہلاتی ہے وہ اس تصور گناہ سے بالکل اور چیز ہے جو ایک عام انسان کا تصور ہے۔ اور اس میں بھی درجہ بدرجہ بہت فرق پڑتے چلے جاتے ہیں۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی اس حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اور اسی کو وہ گناہ عظیم خیال کرتے ہیں۔ یعنی اپنی ساری طاقتیں صرف کرنے کے باوجود وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ابھی ہم نے حق ادا نہیں کیا۔ اور دوسرا اس وجہ سے ان کو یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ بشری لوازمات ساتھ لگے رہتے ہیں آخر تھک کر انہیں سونا بھی پڑتا ہے، آرام کے دیگر ذرائع بھی اختیار کرنے پڑتے ہیں تو یہ حالتیں ان کے نزدیک گناہ بن جاتی ہیں۔ یعنی گناہگار کا عالم تو یہ ہوتا ہے کہ وہ بدا عمالی میں حد بھی کر دے اور ہر قسم کے آرام اس کو مہیا ہوں تب بھی (؟) کی یہ تڑپ رہتی ہے کہ ابھی کچھ باقی ہونا چاہیئے تھا ابھی پورا نہیں ہو سکا جیسا کہ غالب نے کہا ہے کہ ؎

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
یا رب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

کہ میری تمنا تو پوری نہیں ہوئی مجھے تو اور بہت کچھ گناہ کرنے کی حسرتیں باقی تھیں اس لئے جو میں کر سکا ہوں اگر ان پر سزا دینی ہے تو ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی کچھ داد ہو جائے۔ پھر کہتا ہے ؎

دریائے معاصی تنک آبی سے ہوا خشک
میرا سر دامن بھی ابھی تر نہ ہوا تھا

تو اصطلاحیں بدل جاتی ہیں ہر شخص کی حالت کے مطابق، وہی اصطلاح مختلف معانی اختیار کر جاتی ہے۔ تو ایک گناہگار جو دن رات گناہوں میں ڈوبا ہوا ہے اس کی حسرتیں پوری نہیں ہو رہی ہوتیں اور جب وہ گناہ کی بات کرتا ہے تو مراد یہ ہے کہ جتنے میں کر سکا ہوں اس سے بہت زیادہ کرنے کی تمنا تھی۔ اور ایک نبی اور پھر نبیوں میں سے سب سے بڑا نبیوں کا بادشاہ، نبیوں کا سردار، نبیوں میں سے سب سے اقرب و افضل حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گناہ کی بات کرتے ہیں تو اس کا مضمون ہی بالکل مختلف ہے۔ وہ تھوڑا سا آرام جو آپ کو میسر آتا تھا وہ آپ کے نزدیک گناہ تھا کہ کاش! مجھ میں طاقت ہوتی کہ میں اس آرام کو بھی ترک کر کے خدا کے لئے کچھ اور کام کر لیتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"اور اسی کو وہ گناہ عظیم خیال کرتے ہیں اور اسی خیال سے وہ نعرے مارتے اور روتے اور درد سے بھر جاتے ہیں اور دائم الاستغفار رہتے ہیں مگر خشک مولوی جن کے دامن میں بجز ہڈیوں کے کچھ نہیں وہ اس روحانیت کو کیا جانتے ہیں۔ بے گناہ ہونے کی اطمینان کسی نبی نے کبھی ظاہر نہیں کی۔ جو دنیا میں افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہو گزرا ہے اس کے منہ سے بھی یہی نکلا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ بَاعِدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَطِيْئَتِنَا ۱؎

اے میرے رب! اے ہمارے رب! ہماری بخشش فرما اور ذنوب معاف فرما دے یعنی وہ نیکیوں کی حسرتیں جو ہم پوری نہیں کر سکے ان حسرتوں پر ہماری پکڑ نہ فرما۔ ہم اعتراف کرتے ہیں کہ جتنی نیکی ہمیں کرنی چاہیئے تھی وہ نہیں کر سکے یہ ہمارا گناہ ہے جو ہمیں غم کی طرح کھائے جا رہا ہے تو ہمیں بخش دے۔ اور جہاں تک آئندہ کا تعلق ہے بَاعِدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَطِيْئَتِنَا ہمیشہ ہمارے درمیان اور ہماری خطا کے درمیان فاصلے پیدا کرتا چلا جا۔ فاصلے بڑھاتا چلا جا۔

پس یہ دونوں مضامین

جو مغفرت کے انتہائی اعلیٰ معنے ہیں یہ اس آیت کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق بیان ہوئے جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ فرماتے تھے کہ سورۃ ھود نے مجھے بوڑھا کر دیا اور آپؐ سب سے زیادہ استغفار پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں دن میں ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے آپ کے حق میں فرمایا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۔ ۲؎

اس سورۃ کی ایک بالکل نئی اور اچھوتی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ سورۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب زمانہ وفات میں نازل ہوئی تھی اور اس میں اللہ تعالیٰ زور دے کر اپنی نصرت اور تائید اور تکمیل مقاصد دین کی خبر دیتا ہے کہ اب تو اے نبی خدا کی تسبیح اور تحمید کر اور خدا سے مغفرت چاہ۔ وہ تواب ہے۔ اس موقعہ پر مغفرت کا ذکر کرنا یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ اب کام تبلیغ کا ختم ہو گیا خدا سے دعا کر کہ اگر خدمت تبلیغ کے دقائق میں کوئی فروگزاشت ہوئی ہو تو خدا اس کو بخش دے۔ موسیٰؑ بھی توریت میں اپنے قصوروں کو یاد کر کے روتا ہے اور جس کو عیسائیوں نے خدا بنا رکھا ہے کسی نے اس کو کہا کہ اے نیک استاد۔ تو اس نے جواب دیا کہ تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے۔ نیک کوئی نہیں مگر خدا۔ یہی تمام اولیاء کا شعار رہا ہے سب نے استغفار کو اپنا شعار قرار دیا ہے

۱؎ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۱ ۲؎ ایضاً

بجز شیطان کے۔" [1]

پھر مزید فرماتے ہیں:۔

"چنانچہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام استغفار اسی بناء پر ہے کہ آپؐ بہت ہی ڈرتے تھے کہ جو خدمت مجھے سپرد کی گئی ہے یعنی تبلیغ کی خدمت اور خدا کی راہ میں جانفشانی کی خدمت، اس کو جیسا کہ اس کا حق تھا میں ادا نہیں کر سکا۔ اور اس خدمت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی نے ادا نہیں کیا مگر خوف عظمت اور ہیبت الٰہی آپؐ کے دل میں حد سے زیادہ تھا اسی لئے دوام استغفار آپؐ کا شغل تھا۔" [2]

اب دیکھئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت الی اللہ کا کتنا بڑا کام سونپا۔ اور وہی کام آج ہماری طرف منتقل کیا گیا ہے وہ سارا بوجھ آج ہمارے کمزور کندھوں پر ہے۔ پس ان معنوں میں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استغفار فرمایا کرتے تھے کتنی بڑی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر عائد ہوتی ہے کہ ہم ان معنوں میں استغفار کریں، کثرت کے ساتھ۔

دعوت الی اللہ کا حق

ادا کرتے چلے جائیں اور پھر ہرگز تکبر کو پاس نہ پھٹکنے دیں، یہ وہم و گمان بھی نہ کریں کہ ہم نے کمال کر دیا ہے۔ نہایت عاجزی سے روتے ہوئے اپنے رب سے یہ عرض کریں کہ اے خدا تیرا سب سے کامل نبی جس سے بہتر حقوق کی ادائیگی کسی نے نہیں کی تھی، جس سے بڑا امین دنیا میں کوئی پیدا نہ ہوا نہ ہو سکتا ہے نہ ہوگا، جس نے تیری ہر امانت کا حق پورا پورا ادا کیا۔ اگر اس کے باوجود اس کے دل کی یہ کیفیت تھی کہ وہ دعوت الی اللہ کے کام میں حد کر دینے کے بعد بھی یہی سمجھتا رہا اور اسی غم میں روتا رہا کہ اے خدا میں اس حق کو پوری طرح ادا نہیں کر سکا تو ہم عاجز دل اور کمزوروں کا کیا حال ہوگا۔ پس تو ہم سے بھی مغفرت کا سلوک فرما اور ہماری کمزوریوں سے درگذر فرما۔ ہماری توبہ کو قبول کر اور ہمیں دعوت الی اللہ کی اس رنگ میں توفیق عطا فرما کہ جس سے تو راضی ہو جائے اور تیرے راضی ہونے کے باوجود ہمارے تقاضوں کو بڑھاتا چلا جا اور اتنا بڑھا کہ ہم اور رضا کے طالب ہوتے چلے جائیں، پھر اور رضا کے طالب ہوتے چلے جائیں، پھر اور رضا کے طالب ہوتے چلے جائیں اور

آخر تک یہی سمجھتے رہیں

اور پورے یقین اور وثوق کے ساتھ یہ سمجھتے رہیں کہ ہم نے تو حق ادا نہ کیا۔ تو محض اپنی مغفرت کی وجہ سے ہم پر راضی رہا اور راضی ہوتا چلا گیا۔ اے خدا ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جان دیں آخری سانس ہمارا اس حالت میں نکلے کہ ہم تجھ سے مغفرت کے طالب ہوں اور تو ہمیں مغفرت کی خوشخبری دے رہا ہو۔

[1] روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۷۱ [2] روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۶۹ حاشیہ

تقریب شادی

مورخہ ۲/۴/۹۱ کو مکرم محمد عصمت اللہ صاحب ابن مکرم محمد صبغت اللہ صاحب آف بنگلور کی تقریب شادی منعقد ہوئی۔ پروگرام کے مطابق بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں دولہا کی گلپوشی ہوئی۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعدہ بارات مکرم ماسٹر محمد رحمت اللہ صاحب منڈالتی

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحبؓ کی تصویر

جناب بشیر احمد خان رفیق صاحب کا ایمان افروز مکتوب

حال ہی میں لندن سے جناب بشیر احمد خان رفیق صاحب کا حسب ذیل مکتوب مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت کے نام موصول ہوا ہے جو قارئین بدر کے ازدیاد ایمان و اضافہ معلومات کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۵/۹/۹۰

مکرم و محترم مولانا دوست محمد صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت سید عبداللطیف صاحب شہیدؓ کی تصویر کے بارہ میں میں نے اپنے خیالات کا اظہار ایک مضمون میں کیا تھا جس کے جواب میں آپ کا مدلل مضمون الفضل میں شائع ہو گیا تھا۔ میں اس مسئلہ میں پریشان تھا اور دعا کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس مسئلہ کو یوں حل فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت شہید مرحوم کی نعش مبارک ایک کمرہ میں چارپائی پر رکھی ہوئی ہے۔ آپ نے سفید براق کفن پہنا ہوا ہے۔ آپ کے سر کے بال اور ڈاڑھی کے بال بالکل سفید ہیں اور چاندی کی طرح چمک رہے ہیں۔ سر کے بال کسی قدر لمبے ہیں اور سرہانے سے لٹک رہے ہیں۔ آپ کا چہرہ مبارک بعینہٖ میرے نانا حضرت مولوی محمد الیاس خان مرحوم سے مشابہ ہے۔ آپ کے جسم پر دو گولیوں کے نشانات ہیں۔ خواب میں میں حیران ہوتا ہوں کہ انہیں تو سنگسار کیا گیا تھا۔ یہ گولیوں کے نشانات کہاں سے آ گئے۔ میرے ہمراہ اسی کمرہ میں دو دوست چوہدری منصور احمد صاحب اور چوہدری اعجاز احمد صاحب بھی ہیں۔

خاکسار نے جب اپنے اس خواب کا ذکر حضور سے کیا تو حضورؒ نے آپؓ کے جسم میں دو گولیوں کے پیوست ہونے کی یہ تعبیر فرمائی کہ اس سے مراد آپؓ کے بعد شہید ہونے والے دو احمدی ہیں یعنی قاری نور علی صاحب اور ملا عبدالحلیم صاحب۔ واللہ اعلم۔

خواب سے میرے ذہن میں تصویر کا مسئلہ تو صاف ہو گیا اور یہ یقین ہو گیا کہ شہادت کے وقت آپ کے بال سفید تھے اور مجھے یہ بھی یقین ہو گیا کہ جو تصاویر آپ نے تاریخ احمدیت میں شائع کی ہیں وہ صحیح ہیں۔ الحمد للہ

میری کتاب "شیخ عجم" جلد طباعت کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ میری خواہش ہے کہ تصویر کے بارہ میں آپ کی تحقیق جو الفضل میں شائع ہوئی تھی اس کتاب میں درج کر دوں۔ اس کے لئے آپ کی اجازت درکار ہے۔ اگر اس میں کچھ رد و بدل کرنا چاہیں تو وہ بھی فرما دیں اور اصل مضمون براہ کرم مجھے بھجوا دیں۔ یہ باب آپ کے نام سے ہی شائع ہوگا انشاء اللہ۔

والسلام بشیر احمد رفیق

محمد داہی کے مکان پر گئی جہاں ان کی دختر عزیزہ راشدہ پروین کی تقریب رخصتی پر تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم قائمقام امیر صاحب مقامی نے ہی اجتماعی دعا کروائی۔ مورخہ ۵/۴/۹۱ کو بعد دوپہر بارات بنگلور کے لئے روانہ ہوئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم محمد عصمت اللہ صاحب نے مبلغ ۵۱/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیرا۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

درخواست دعا

مکرم خالد محمود صاحب۔ اعجاز احمد صاحب۔ سلیم احمد صاحب۔ غلام فاروق احمد صاحب اور مبشر احمد طاہر ناظم اشاعت TRIER نے اعانت بدر میں رقمیں ارسال کیں ہیں۔ احباب جماعت سے دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے اہل و عیال کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

قادیان دارالامان میں

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت انعقاد

رپورٹ مرتبہ :- قریشی محمد فضل اللہ صاحب نائب ایڈیٹر بدر

الحمد للہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۲/۳/۹۱ جلسہ یوم مسیح موعودؑ زیر صدارت محترم سید نذیر احمد صاحب ناظر نشر و اشاعت قادیان منعقد ہوا۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ادارہ جات میں تعطیل کی گئی تاکہ زیادہ سے زیادہ احباب استفادہ کر سکیں۔ مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ میں اور مستورات کے لئے مسجد مبارک میں انتظام کیا گیا۔ ٹھیک ۹-۲۵ پر مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی مدرس مدرسہ احمدیہ کی تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ جلسہ کا آغاز ہوا بعدہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر انسپکٹر تحریک جدید نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح

پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ اور سب سے پہلے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نائب ناظم وقف جدید نے بعنوان "قرآن مجید احادیث، وسلف صالحین کی کتب کی روشنی میں مقام مسیح موعود تقریر کی آپ نے سورہ جمعہ کی آیت۔ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ کا نزول اور تاریخی حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کی ران پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

"لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ أَوْ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ"۔

اور فرمایا یہ آیت مسیح موعود کا مقام بیان فرماتی ہے۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا صحابہ سے ملا مجھکو پایا اور ۱۴۰۰ سال کے بعد ایک وجود نے ظاہر ہو کر صحابہ کی بابرکت جماعت پیدا کر دی اسی طرح آپ کے خلفاء بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کی برکت سے حاصل ہوگا۔ اسی طرح آپ نے [illegible] احادیث اور بزرگان سلف سے [illegible] حوالہ جات سے مقام مسیح موعود علیہ السلام پر بصراحت روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان نے "صداقت مسیح موعودؑ کے دو عظیم الشان آسمانی نشان" عنوان پر کی آپ نے قرآن مجید کی آیت خَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ پر بنیاد رکھتے ہوئے ان عظیم الشان دو نشانوں پر سیر حاصل روشنی ڈالی اسی طرح دار قطنی کی مشہور حدیث کا بتفصیل ذکر کیا جس میں ماہ رمضان میں ان نشانوں کے ظہور کی پیشگوئی کی گئی ہے نیز دیگر مذاہب میں اس تعلق سے پائی جانے والی کثیر پیشگوئیاں اور ان کا ۱۸۹۴ء میں پورا ہونا اور خود حضرت مہدی علیہ السلام کا پر شوکت تحدی کے ساتھ اعلان فرمانا نیز اخبارات کا اس نشان کو نادر الوقوع قرار دینا ان تمام امور پر دلچسپ انداز میں بیان کیا۔ بعدہ عزیز سلطان صلاح الدین متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے منظوم کلام ؎

"یار و مسیح وقت کی تھی جن کو انتظار"

خوش الحانی سے پڑھا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری نائب ناظر دعوت و تبلیغ کی بعنوان "مسیح موعودؑ کے کارہائے نمایاں" تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ سے ایمان اٹھ چکا تھا اور لوگ توحید کے اقرار کے ساتھ ساتھ مختلف بتوں کے پرستار بن گئے تھے آپؑ نے آکر لوگوں کو زندہ خدا کا پتہ دیا اور قبولیت دعا کا یقین دلایا نہ صرف مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی بلکہ دیگر اقوام و مذاہب کو بھی تحدی کے ساتھ چیلنج کیا آپ نے مسلمانوں کی اصلاح کے لئے دعائیں اور ریاضتیں کیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات و ریاضات کو از سر نو تازہ و زندہ کیا اور زندہ خدا سے دنیا کو روشناس کرایا اور فرمایا

"وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے کرتا ہے پیار"

اور قبولیت دعا کی معجزہ نمائی کے لئے ہر مذہب کو للکارا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ مقام اور ارفع شان اور قوت قدسیہ کو ظاہر فرمایا قرآن مجید کی شریعت کو قائم فرمایا اور دین کا احیاء فرمایا اب ہم کو چاہیئے کہ اپنے اعمال کے ذریعہ حضور کے کارناموں کو بار آور کریں تاکہ آپ کا مشن کامیاب ہوتا رہے۔

صدارتی خطاب میں صدر محترم نے آج کے دن کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا بابرکت دن ماہ رمضان میں آیا ہے اور رمضان میں ہی حضرت مسیح موعود کی صداقت کے دو آسمانی نشان ظاہر ہوئے اور ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ کو حضور نے بیعت لے کر جماعت کا قیام فرمایا ہم کو خدا تعالیٰ کا شکر بجا لانا چاہیئے کہ اس نے اپنے فرستادے کو ماننے کی ہمیں توفیق عطا فرمائی ہے۔ ہمیں آپ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے اپنا محاسبہ کرنا اور اپنے اعمال کو درست کرنا چاہیئے اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرتے رہنا چاہیئے اور جو آپ پر ایمان نہیں لائے ہیں انکی ہدایت کے لئے دعا کرنی چاہیئے

آخر میں دعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

احباب جماعت کی خصوصی توجہ کیلئے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ء ختم ہونے میں صرف تین ماہ کا مختصر عرصہ رہ گیا ہے مجموعی طور پر جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض جماعتوں کی نسبتی بجٹ کے بالمقابل وصولی کی رفتار تسلی بخش ہے الحمد للہ علی ذالک۔ لیکن بعض جماعتیں ایسی ہیں جن کے ذمہ لازمی چندہ جات کی کثیر رقم بقایا قابل وصول ہے۔ اس لئے تمام امراء، صدر صاحبان و عہدیداران کرام مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ کا جائزہ لیکر بقایاداران کو حضور انور کے ارشاد کے مطابق پیار و محبت سے سلسلہ کی ضروریات سے آگاہ کرواتے رہیں اور ہمیشہ حضرت مصلح موعود اس ارشاد کو ملحوظ رکھیں کہ :-

"جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے وہ آہستہ آہستہ دین میں مضبوط ہوتا جاتا ہے اسی وجہ سے میں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو بارہا کہا ہے کہ جو شخص دینی لحاظ سے کمزور ہو وہ اگر اور نیکیوں میں حصہ نہ لے سکے تو اس سے چندہ ضرور لیا جائے کیونکہ جب وہ مال خرچ کرے گا تو اس کی ایمانی طاقت حاصل ہو گی اور اس کی جرأت اور دلیری بڑھے گی اور وہ دوسری نیکیوں میں بھی حصہ لینے لگ جائیگی"

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۶۱۳)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے جملہ افراد جماعتہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ لازمی چندہ جات (زکوٰۃ، حصہ آمد، چندہ عام، جلسہ سالانہ) مالی سال ختم ہونے سے قبل مقامی جماعت کے سیکرٹریان کو ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں و انعامات کو جذب کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ افراد کو اس کی توفیق دے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

تصحیح

۲۱/۲/۹۱ کی اشاعت بدر صفحہ نمبر ۸ پر ایک اعلان ولادت شائع ہوا ہے جس میں مبشر احمد صاحب طاہر ناظم اشاعت جرمنی لکھا گیا ہے۔ جبکہ موصوف جرمنی کی ایک چھوٹی سی جماعت TRIER کے ناظم اشاعت ہیں اس کی تصحیح فرمالی جائے۔

(ایڈیٹر)

شکریہ احباب و درخواست دُعا

ہمارے بڑے بھائی جان مکرم و محترم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس امریکہ میں مورخہ ۳۰ اور ۳۱ جنوری ۱۹۹۱ء کی درمیانی رات کو جبکہ گھر سے باہر کام کی غرض سے گئے [illegible] ہارٹ اٹیک ہونے کے [illegible] وفات پا گئے اِنّا لِلّٰہ و اِنّا اِلیہ راجعون۔

آپ کی عمر ۵۶ سال تھی۔ اس سے قبل آپ کے دل کی سرجری ۱۹۸۲ء میں ہوئی تھی۔ اسی وقت بھی ہارٹ اٹیک ہونے کی وجہ سے حالت بیحد تشویشناک ہو چکی تھی۔ اور ۲، ۳ مرتبہ آپ کو بجلی کے کرنٹ لگا کر REVIVE کیا گیا تھا اس موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جبکہ سپین کی مسجد کے افتتاح کے بعد لندن تشریف فرما تھے، خاکسار کو فرمایا تھا کہ "میں نے بہت دعائیں کی ہیں اور مجھے اطمینان اور تسلی ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں شفاء عطاء فرمائیگا اور فضل فرمائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد تقریباً ۹ سال زندگی عطا فرمائی۔

آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے ہنس مکھ۔ بیحد ہمدرد اور دکھ سکھ میں ساتھ دینے والے تھے۔ تبلیغ کا بہت جذبہ رکھتے تھے۔ اور غیر از جماعت و غیر مسلم احباب سے اکثر مذہبی گفتگو کیا کرتے تھے۔ مختلف سکولوں، کالجز اور ہسپتال میں جا کر اسلام پر لیکچر بھی دیا کرتے تھے۔ غیروں میں بھی بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ چنانچہ جس رات وفات ہوئی اسی رات (اگرچہ امریکہ میں ڈاکٹرز بیحد مصروف ہوتے ہیں اور وقت بہت مشکل سے نکالتے ہیں) لیکن ۱۰، ۱۵ غیر از جماعت ڈاکٹرز بھائی جان کے گھر افسوس کے لئے پہنچ گئے۔ اور صبح ۲، ۲½ بجے تک ہماری بھابی جان کا ہسپتال سے واپسی کا انتظار کرتے رہے۔ بعد میں بہت سے غیر مسلم ڈاکٹرز اور احباب بھی FUNERAL HOME اور گھر بھی آتے رہے۔

ہسپتال والوں نے جن میں محترم بھائی [illegible] کام کیا کرتے تھے انکی یاد میں MEMORIEL SERVICE [illegible] کا انتظام کیا۔ اس موقع پر ایک ڈاکٹر نے بھائی جان کے بارہ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ:

"وہ ہمارے لئے ڈاکٹری کے پیشہ میں ایک نمونہ تھے۔ میں نے ان سے سیکھا کہ ڈاکٹر اور مریض کا رشتہ کیا ہونا چاہیئے ان کے نزدیک ڈاکٹر کو مریض کا بیحد ہمدرد ہونا چاہیئے محض معالج نہیں۔ اور یہی کامیابی کا راز ہے۔"

ایک امریکن احمدی نے خاکسار کو یہ کہا کہ:

"ہمیں یقیناً ڈاکٹر شمس صاحب کی وفات کا بیحد صدمہ ہے۔ یہ ہمارے لئے بہت ناقابل تلافی نقصان ہے۔ وہ نہ صرف ہمارے پریذیڈنٹ ہی تھے۔ بلکہ ہمارے مربی۔ معالج۔ راہنما۔ بلکہ ہمارے لئے باپ تھے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے انہیں کسی بھی وقت، کام کے لئے بلایا ہو اور وہ نہ آئے ہوں۔"

۳ فروری کو آپکی نماز جنازہ مقامی مبلغ مکرم یحییٰ عبد الرشید صاحب نے پڑھائی۔ شکاگو جماعت نے ایک مقامی قبرستان میں علیحدہ جگہ لی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس جگہ سب سے پہلے محترم بھائی جان کی تدفین ہوئی جس میں سینکڑوں کی تعداد میں احباب شریک ہوئے۔

آپ زائن (ZION) اور ارد گرد کی جماعتوں کے پریذیڈنٹ تھے کئی دوست الیگزنڈر ڈوئی کا گھر اور قبر وغیرہ دیکھنے جب زائن جاتے تو باوجودیکہ خود آپ کی رہائش زائن میں نہیں تھی لیکن کوشش یہی کرتے کہ انہیں خود جا کر دکھائیں۔

خلافت سے بیحد محبت اور عقیدت تھی۔ اور اپنے بچوں کو بھی یہی تعلیم دیتے تھے۔ حضور اقدس کی خدمت میں عقیدت و احترام اور محبت کے جذبات سے بھرے خطوط لکھا کرتے تھے۔ اور اکثر دعا کی درخواست کیا کرتے تھے۔ جب بھی خاکسار کو فون کرتے، لازماً حضور کی خدمت میں السلام علیکم کہنے اور درخواست دعا کرنے کی تاکید کیا کرتے تھے

ہمارے بڑے بھائی ہونے کیوجہ سے ہمارے لئے آپ باپ کی جگہ بھی تھے۔ ہم سب کو انکی جدائی سے یقیناً بیحد صدمہ ہے لیکن ہم سب خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں اور اسی سے اُسکے ہی فضلوں کے امیدوار۔ والدہ محترمہ کیلئے بھی یہ صدمہ بہت شدید ہے انکی صحت کاملہ اور کام والی لمبی عمر کیلئے خاکسار آپ سب کی خدمت میں درخواست دعا کرتا ہے

ہماری بھابی جان کے علاوہ بھائی جان نے تین بیٹے عزیزم فاتح۔ صباح اور ناصر اور دو بیٹیاں عزیزہ صبیحہ و نادیہ اپنی یادگار چھوڑے ہیں صرف بڑی بیٹی کی شادی ہوئی تھی۔ بقیہ چاروں بچے ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ براہ کرم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی رحمت کی چادر تلے ڈھانپ لے۔ سب کام درست فرما دے۔ ہم سب کو صبر عظیم کی توفیق دے۔ بھائی جان مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں نمایاں جگہ عطاء فرمائے۔ آمین

محترم بھائی جان کی وفات پر ان کے گھر، نیز ہم سب بہن بھائیوں کے گھروں پر بہت سے احباب تعزیت کے لئے تشریف لاتے رہے۔ اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ اسی طرح مختلف ممالک سے بہت سے بہن بھائیوں نے خطوط اور ٹیلیفون کے ذریعہ تعزیت کی ہے۔ میں ان سب احباب کا اپنی طرف سے۔ نیز اپنی والدہ محترمہ سعیدہ شمس صاحبہ۔ بھابی جان محترمہ کوکب منیرہ شمس صاحبہ ان کے بچوں اور اپنے بھائیوں محترم فلاح الدین شمس۔ عزیزم بشیر الدین صاحب شمس اور عزیزم ریاض الدین صاحب شمس نیز اپنی ہمشیرگان محترمہ حبیبہ نسیم صاحبہ و عزیزہ عقیلہ نوید صاحبہ کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان سب نے اس عظیم صدمہ کے موقع پر ہمارے غم میں شریک ہو کر ہماری ڈھارس بندھائی جزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار ان شاء اللہ محترم بھائی جان کے بارہ میں کچھ حالات ہدیۂ قارئین کرنے کی کوشش کریگا

وباللہ التوفیق

خاکسار

منیر الدین شمس ابن خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس

ایڈیشنل وکیل الاشاعت انگلستان ۱۹/۲/۹۱

ضروری اعلان بابت رشتہ ناطہ

دوسری مجلس مشاورت بھارت منعقدہ ۲۹ دسمبر ۱۹۹۰ء میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے پیش کردہ تجویز نمبر ۲ تھی کہ:۔ "ہندوستان میں رشتہ ناطہ کے شعبہ کو مؤثر بنانے کے لئے سیدنا حضور انور بار بار توجہ دلا رہے ہیں۔ نظارت تبلیغ میں شعبہ رشتہ ناطہ قائم ہے۔ اس کو موثر اور فعال بنانے کے لئے جماعتوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔ مجلس مشاورت اسبارہ میں معین لائحہ عمل تجویز کرے" جس پر سب کمیٹی نے درج ذیل سفارشات پیش کیں۔ جسے حضور انور نے اصولی طور پر منظور فرما لیا ہے۔

(۱) ۔ سیکرٹری رشتہ ناطہ، امیر/ صدر جماعت کے تعاون سے قابل شادی لڑکے اور لڑکیوں کے کوائف تیار کر کے مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ کو بھجوائیں والدین اسبارہ میں تعاون کریں

(۳) ۔ جہیز اور لین دین کے مطالبات جماعت کے افراد میں زور پکڑ رہے ہیں۔ اس بارے میں اسلامی تعلیمات اور حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کے ارشادات مختصر پمفلٹ کی صورت میں شائع کر کے پھیلائے جائیں۔

(۴) ۔ اجتماع اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب اپنے قابل شادی لڑکے اور لڑکیوں کو مرکز سلسلہ میں لے کر آئیں تو اس بابرکت موقعہ پر بھی کئی رشتے طے ہو سکتے ہیں۔ محترم ناظر صاحب خدمت درویشان (مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب) تجویز نمبر ۲ بابت رشتہ ناطہ کی شق (۴) کے متعلق فرمایا کہ:۔

"اصل غرض اجتماعات کی برکات کے حصول [illegible] کے لئے شمولیت ہونی چاہیئے"۔ حضور ایدہ اللہ نے اس ترمیم کیساتھ سب کمیٹی کی سفارشات منظور فرمائی ہیں حضور ایدہ اللہ رشتوں کے لئے بہت فکر مند ہیں اس لئے اس شعبہ کو جلد بہت مؤثر اور فعال بنانے کی ضرورت ہے۔

فی الحال لجنہ اماء اللہ کی تنظیم میں سیکرٹری تربیت کے ذریعہ بھی اس سلسلہ میں تعاون لیا جا سکتا ہے امید ہے کہ جملہ عہدیداران جماعت اس سلسلہ میں بھرپور کوشش کرینگے اور اپنی مساعی سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی کوششوں میں برکت ڈالے آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

دوسری و آخری قسط

جماعتِ احمدیہ کیرنگ کا ستائیسواں جلسہ سالانہ

رپورٹ مرتبہ:- مکرم سید آفتاب احمد صاحب نیّر مبلغ جماعت احمدیہ کیرنگ

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

دوسرے اور آخری دن کے جلسہ کی پہلی نشست کا آغاز صبح ۱۰ بجے سے زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبد الباسط خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ اڑلیسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عبد اللہ بلال صاحب نواحمدی نے کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمود خادم صاحب انسپکٹر وقفِ جدید قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سے

"محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے" — [سطر واضح نہیں: «حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی»]

مترنم آواز میں پڑھا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ انچارج بھوبنیشور کی بعنوان "اسلام اور امن عالم" ہوئی۔ مقرر موصوف نے جوش ملیح آبادی کا ایک شعر سے

یہی حالت تو دین و مذہب کو دوری سے اسلام ہو گا
کہاں کے مسلم کہاں کے ہندو رحیم ہو گا نہ رام ہو گا

پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے ملک بھارت میں مذہب کے نام پر فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہتے ہیں۔ دوسرے ملکوں میں رنگ و نسل کی لڑائی ہوتی رہتی ہے۔ مذہبی اور قومی منافرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ سر پر ایک عالمگیر جنگ منڈلا رہی ہے۔ اور یہ مذہبی منافرت اور عالمگیر تباہی کا خاتمہ اُسی وقت ممکن ہو گا جب کہ اسلام کی پیش کردہ تعلیم امن کو تسلیم کریں کیونکہ بانیٔ اسلام نے فرمایا۔ النّاس کلّھم بنو آدم۔ الخلق عیال اللّٰہ اور اسلام کے معنے ہیں سلامتی اور امن کے۔ اور اس کو قبول کئے بغیر دُنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

ہندو فرقہ پرجاپتی برہمو کی دو لیڈی مشنری کی تقریر

ہندوستان میں ویدک مذہب کے فرقوں میں سے ایک مشہور فرقہ پرجاپتی برہمو فرقہ ہے۔ بُت پرستی کا مخالف اور خدا کو غیر مجسّم مانتا ہے۔ صوبہ اڑلیسہ میں اس کے کئی مشنری ہیں۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ کیرنگ کی دعوت پر خوردہ اور جتنی مشن کی دو لیڈی مشنریوں نے شرکت کی۔ ان دونوں نے اپنی اپنی تقریر میں کہا کہ امنِ عالم کے لئے سب سے پہلے الیشور (خدا تعالیٰ) کو حاصل کرنا ہو گا اور وصال الی اللہ کے لئے تزکیۂ نفس ضروری ہے۔ اور ہر ایک کو اس کے لئے مجاہدہ کرنا ہو گا اور تمام بنی نوع انسان کو الیشور کا سنتان یعنی خدا کی اولاد تصور کرنا ہو گا۔ ان دونوں مشنریوں نے روح کے متعلق جو نظریہ پیش کیا وہ نظریہ وحدۃ الوجود سے بہت زیادہ مطابقت رکھتا ہے۔

ساتویں تقریر مکرم الحاج احمد توفیق چودھری صاحب کی ہوئی۔ آپ نے از روئے وید یہ بتایا کہ ویدک مذہب عورتوں کو مذہبی اُمور کی ادائیگی کی اجازت نہیں دیتا اور ان دو مذکورہ بالا مشنریوں کو دیکھ کر ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ عورتوں کو مذہبی اُمور میں مداخلت یہ بھی در اصل اسلام ہی کا پیش کردہ اصول ہے۔ جو آج ویدک دھرم والے بھی اپنانے پر مجبور ہیں۔ ورنہ ویدک دھرم میں تو شودر اور عورتوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ اسی طرح آپ نے بتایا کہ الیشور دیو روح اور امن عالم کے متعلق جو نظریہ پرجاپتی برہمو کماری کا وہ اسلام کے نظریہ سے کسی حد تک ملتا جلتا ہے۔ مگر وحدۃ الوجود کا اسلام اصطلاحی معنوں میں قائل ہے نہ کہ حقیقی معنوں میں قائل ہے۔

اس اجلاس کی پانچویں تقریر مکرم احسان الحق خان صاحب کی بعنوان "ویدک دھرم میں خدا کا تصور" ہوئی۔ مقرر نے از روئے وید اور پران شاستر سے ثابت کیا کہ خدا ایک ہے۔ اور برہما، وشنو اور مہیش وغیرہ در اصل خدا کے صفات ہیں نہ کہ یہ سب الگ الگ ایک ایک خدا ہے۔

چھٹی تقریر مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ کی ہوئی۔ آپ نے سورۃ التین کی روشنی میں نہایت ہی احسن پیرایہ میں بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے چار انقلابوں کا ذکر فرمایا ہے اور آخری انقلاب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے رونما ہوا۔ یہ آخری انقلاب قیامت تک اسلام کی شکل میں قائم و دائم رہے گا۔ اور اسلام پر آنے والے فیج اعوج کے دور کا ذکر فرماتے ہوئے بتایا کہ پھر اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کے ذریعہ ایک دائمی خلافت کے قیام کی خبر اس سورۃ میں دی گئی ہے۔ نیز آپ نے جماعت احمدیہ کی صد سالہ ترقی کا ایک خاکہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت کی روز افزوں ترقی کو روکنے کے لئے اس سو سالہ دور میں جو بھی مخالفِ احمدیت کھڑا ہوا ذلیل و خوار اور خائب و خاسر ہوا۔ چنانچہ اہل حدیث کے لیڈر مولوی محمد حسین بٹالوی، ثناء اللہ امرتسری، عطاء اللہ شاہ بخاری اور صاحبِ اقتدار شاہ فیصل، ذوالفقار علی بھٹو اور ماضی قریب میں صدر مملکت جنرل ضیاء الحق کے انجام کا عموماً اہل دنیا نے اور خصوصاً ہر احمدی نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور ہر احمدی کہہ سکتا ہے کہ انا علی ذالک من الشاھدین۔ جو کہہ سکتا ہے سے

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

آخر میں صدر اجلاس نے صدارتی خطاب فرمایا اور جماعت کو تبلیغی و تربیتی اُمور سے متعلق لائحہ عمل سے آگاہ کیا۔ جماعت کو توجہ دلائی کہ اطاعت ہی روحانی نظام کی جان ہوتی ہے۔ لہٰذا ہر احمدی کے اندر اطاعت و فرمانبرداری کی روح اس طرح پیدا ہونی چاہیئے کہ گویا کہ اطاعت اس کی زندگی کا جزوِ لاینفک بن جائے۔ بعد نشست برخاست ہوئی۔

آخری اجلاس

جلسہ سالانہ کیرنگ کے تیسرے اور آخری اجلاس کا آغاز ۲-۳۰ بجے شام سے زیر صدارت مکرم مولانا بشیر احمد خادم صاحب ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی معراج علی صاحب مبلغ سلسلہ سورو نے کی۔ بعدہٗ مکرم محمد نعیم صاحب نے منظوم کلام سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ سے

بتاؤں تمہیں کہ جی کیا چاہتا ہوں
ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں

خوش الحانی سے پڑھا۔

پہلی تقریر مکرم مولوی فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ موسیٰ بنی مائنز بہار کی زیر عنوان "مقصد بعثتِ انبیاء" ہوئی۔ مقرر نے بتایا کہ جب دُنیا میں گمراہی و ضلالت کا زور دورہ شروع ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور اہل زمین کی اصلاح کے لئے نبی مامور و مرسل بھیجا کرتی ہے۔ چنانچہ سب سے بڑا فساد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں برپا ہوا۔ گویا کہ ظھر الفساد فی البرّ والبحر کا نظارہ تھا۔ اس لئے اس وقت میں دُنیا کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور تھوڑے ہی عرصہ میں غارِ حرا سے اُٹھنے والی آواز ساری دُنیا میں پھیل گئی۔ دورِ حاضر میں اللہ تعالیٰ نے اسلام و بانیٔ اسلام کی برتری ثابت کرنے اور دینِ اسلام کو ادیانِ باطلہ پر غلبہ عطا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے جماعت احمدیہ خلافت حقہ اسلامیہ کے زیر سایہ دن رات

کو رمنستان بنت ہے۔

اس تقریر کے بعد مکرم قیوم خان صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ نے ایک اڑیہ نظم مترنم آواز میں پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔

دوسری تقریر مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرالہ کی زیر عنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور ہماری ذمہ داری" ہوئی آپ نے سورۃ الکوثر کی روشنی میں بتایا کہ اس میں الکوثر سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فصل لربک وانحر میں جماعت احمدیہ کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس قیام نماز، تعلق باللہ اور جانی ومالی اور تمام قسم کی قربانیاں ہم پیش کرتے چلے جائیں۔

بعدہٗ تیسری تقریر مکرم الحاج احمد توفیق چودھری صاحب کی ہوئی۔ آپ کی تقریر بعنوان "کلنکی اوتار" تھی۔ آپ نے فرمایا کہ ہر مذہب میں ایک مصلح کے آنے کی خبر دی گئی تھی۔ ہندو مذہب میں ایک کلنکی اوتار کے آنے کی خبر دی گئی تھی۔ چنانچہ کلنکی اوتار کے آنے کی جو علامات ہندو شاستروں میں بتائے گئے ہیں یہ سب علامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر ہوئے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کلنکی اوتار کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ ایک بہت بڑی علامت یہ ہے کہ ... نے ایک دیندار بیٹا ... کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تحریر لیتیہ۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے بھی حضرت مصلح موعودؓ کے لئے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ذکی و ذہین و فہیم بیٹا عطا فرمایا۔ بعدہٗ ایک اردو نظم مکرم محمد کلیم صاحب نے پڑھی۔

آخر میں خاکسار نے آیت کریمہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ ..... الخ کی روشنی میں بتایا کہ الامانۃ سے مراد دراصل توحید کامل کا قیام ہے اور اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے کمزور کندھوں پر یہ عظیم بوجھ ڈالا گیا ہے۔ اس توحید کامل کے قیام کے لئے جماعت احمدیہ اپنا تن من اور دھن نچھاور کر رہی ہے۔ اسی طرح

بعد خاکسار نے تمام معزز مہمانانِ کرام اور معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم صدر اجلاس نے پُرسوز اجتماعی دعا کرائی اور یہ ستائیسواں جلسہ سالانہ بفضلہ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جماعت احمدیہ کیرنگ کے زیر اہتمام بمقام تُلسی پور ایک کامیاب جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ سال جماعت احمدیہ کیرنگ کی طرف سے اڑیسہ کے تین شہر خوردہ نیا گڑھ اور جگنا تھ پوری میں ۱۸، ۲۱ اور ۲۳ رمئی کی تاریخوں میں جلسہ ہائے پیشوایانِ مذاہب کا شاندار انعقاد کیا گیا تھا۔ امسال بھی جماعت احمدیہ کیرنگ کی طرف سے جگنا تھ پوری اور دو نئی جگہوں میں ان جلسوں کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا تھا مگر مرکزی علماء کی مصروفیات کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑا۔ صرف ایک جگہ تُلسی پور میں مورخہ ۴ مارچ کو جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد ہو سکا۔

اس جلسہ کے انعقاد سے قبل بذریعہ دعوتی کارڈ اور لاؤڈ سپیکر تمام علاقوں میں اس کی تشہیر کی گئی۔ مورخہ ۴ مارچ کو بوقت چھ بجے شام تُلسی پور شہر کے وسط میں ایک وسیع و عریض مستقل پنڈال میں زیر صدارت مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی اسکول تُلسی پور اس جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولانا بشیر احمد خادم صاحب نے فرمائی اس کا ترجمہ مکرم مولوی شمس الحق صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم مولوی شمس الحق صاحب نے ہی اڑیہ زبان میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد مکرم روشن احمد خان صاحب نے مکرم مولانا صمصام صاحب مرحوم کی لکھی ہوئی ایک اڑیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔

پہلی تقریر مکرم احسان الحق خان صاحب کی ہوئی جس میں مقرر نے ویدک دھرم میں عبادت کا فلسفہ اتھرو وید کے وید و پران شاستر بیان کیا۔ اور بتایا کہ وید کہتا ہے تمام مخلوقات ایک برہما یعنی خدا کی عبادت اپنے اپنے رنگ میں کرتے ہیں۔

دوسری تقریر مکرم مولانا بشیر احمد خادم صاحب کی زیر عنوان "حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر مسلموں کے ساتھ سلوک" ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ تمام بنی نوع انسان کے ساتھ عدل و احسان کا اس رنگ میں سلوک کرو جس رنگ میں رحمی رشتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے۔ پھر آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا اور آپ کی رحمت ہر مذہب و ملت کے ماننے والوں پر ہی نہیں بلکہ تمام مخلوقات پر وسیع ہے۔ آج جماعت احمدیہ بھی اسی تعلیم کے مطابق تمام بنی نوع انسان کے ساتھ پیار و محبت واخوت و مودّت کا سلوک کرتی ہے ؎

ہمیں کسی سے ہرگز نہیں ہے کسی سے
میں دُنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

تیسری تقریر مکرم الحاج احمد توفیق چودھری صاحب کی ہوئی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ خدا کے فضل سے چار ہزار جگہوں میں یہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔ آپ نے ہندو شاستروں سے ثابت کیا کہ ان میں حضرت محمد صلعم کے آنے کی خبر موجود ہے۔ اسلام امن و شانتی کا مذہب ہے۔ اس کے نزدیک سب انسان برابر ہیں۔ اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے وہ رب العالمین ہے رحمٰن ہے۔ رحیم ہے۔ پس ہم سب کو آپس میں اس طرح زندگی گذارنی چاہیئے جس طرح ایک رحم سے پیدا ہونے والے دو توام بھائی۔

آخر میں صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی تعلیم اور مساعی کی تعریف کی اور کہا کہ جس رنگ میں جماعت احمدیہ اسلام کی تعلیم کو پیش کرتی ہے وہ قابلِ تحسین ہے۔ بھارت کے موجودہ حالات کے پیش نظر اس قسم کے جلسے ہر جگہ منعقد ہونے چاہئیں۔

بعدہٗ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب نے بزبان اڑیہ شکریہ ادا کیا۔ اور یہ جلسہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین ؎

اذکروا موتاکم بالخیر

خواجہ غلام رسول صاحب ڈار آسنور وفات پاگئے!

۲۶ مارچ ۱۹۹۱ء بروز منگلوار دن کے گیارہ بجے کے قریب میرے ماموں جان خواجہ غلام رسول صاحب ڈار انتقال فرماگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کو خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور بزرگان سلسلہ سے جو محبت و عقیدت تھی وہ قابل نمونہ ہے۔ آپ ہمیشہ جماعتی کاموں میں منہمک رہے خصوصاً تعمیر مسجد کے سلسلے میں آپ نے قابل قدر نمونہ چھوڑا۔ آخری وقت بھی خدا سے یہی دعا کرتے رہتے کہ خدایا مجھے مہلت دے میں نے مسجد تعمیر کرنا ہے۔ ان الفاظ میں ایک درد تھا ایک محبت تھی جو مرحوم نئی مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں اپنے دل میں رکھتے تھے۔

مرحوم کو مسجد سے خاص لگاؤ تھا۔ پانچ وقت نمازوں میں حاضری معمول تھا۔ آپ ہمیشہ چاق و چوبند رہتے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۵ سال کے قریب تھی۔ اچانک بیمار رہ کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے ؎

بُلانے والا ہے سب سے پیارا ★ اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

غرض بڑی خوبیاں تھیں مرحوم میں۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ چار لڑکے اور چار لڑکیاں اور پوتے پوتیاں کنبہ کو چھوڑ گئے ہیں۔ سب سے چھوٹا بیٹا عزیز عبد الباسط رسول ڈار مدرسہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے۔ باقی سب بچے بچیاں شادی شدہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

مرحوم کے وارثین نے مبلغ دو صد روپے بہ تفصیل ذیل ادا کئے ہیں۔ اعانت بدر/۵۰ روپے صدقہ/۵۰ روپے اور افریکن فنڈ/۱۰۰ روپے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار۔ ماسٹر عبد الحکیم ڈار
جنرل سیکرٹری صوبہ کشمیر

محترم جناب قاضی محمود احمد صاحب مرحوم راجپوت سائیکل ورکس لاہور کا ذکرِ خیر

از (صوفی) عزیز احمد سابق صدر و حال سیکرٹری امور خارجہ اٹاوہ جماعت کینیڈا

میرے خسر محترم جناب قاضی محمود احمد صاحب مرحوم نے یکم جنوری ۱۹۹۱ء کو کراچی میں اپنے بیٹے نصیر احمد صاحب راجپوت کے گھر وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
اس کے بعد دِل ایسا ڈوبا اور کمر ایسی ٹوٹی کہ اُن کے حالات تحریر کرنے کو قلم نہیں اٹھتا۔ خصوصاً اُن کے اوصاف کا تذکرہ۔ ایک خوبی ہو تو بیان کی جائے اس قدر دعائیں کرنے والے بزرگ۔ کوئی مشکل پڑی تو اُن کو تحریر کر دیا۔ انہوں نے دعا کر کے ہمیں سہارا دیا۔

تعزیت کے خطوط بھی کثرت سے آئے اور مغربی و مشرقی دنیا سے ٹیلیفون بھی آن کی خوبیوں کا مکمل خاکہ کھینچنے کے لئے تو کئی صفحات درکار ہیں مگر مکرم محترم ملک سعید احمد صاحب آف شکاگو امریکہ نے اپنے تعزیت نامہ جو انہوں نے اپنی بھاوج نصرت جہاں اہلیہ ملک سعادت احمد صاحب مغربی جرمنی کے نام تحریر کیا ہے اس میں جو حیات قاضی محمود احمد صاحب مرحوم کا مختصر اور جامع نقشہ کھینچا ہے اس سے بہتر نقشہ عاجز کے لئے صفحہ قرطاس پر لانا مشکل ہے۔

مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ عاجز کی اہلیہ صاحبہ کی پھوپھی صاحبہ ہیں اور ملک سعید احمد صاحب ۱۹۳۷ء میں قادیان میں ہمارے سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل تحریک جدید تھے۔

خاکسار و عاجز
عزیز احمد عفی اللہ عنہ

نوٹ:- محترم صوفی عزیز احمد صاحب نے تین صد پانچ روپے کا چیک اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے محترم ملک سعید احمد صاحب کی اسی سلسلہ میں تعزیت پر مشتمل چٹھی شائع کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا ہے لہذا یہ چٹھی جو ایمان افروز واقعات پر مشتمل ہے درج ذیل ہے

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مورخہ یکم جنوری ۱۹۹۱ء

عزیزہ نصرت جہاں سلمہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل شام کو عزیز سعادت احمد سے یہ فون پر خبر سن کر انتہائی افسوس ہوا کہ مکرم محترم بھائی محمود احمد صاحب اس دار فانی سے کوچ کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جلسہ سالانہ لندن پر اُن سے مختصر سی محبت بھری ملاقات ہوئی تھی اور دیکھ کر خوشی ہوئی تھی کہ اُن کی صحت ماشاء اللہ بہت اچھی تھی اس لئے یہ خبر سن کر سخت دکھ ہوا۔ عزیز سعادت نے اُن کی وفات کی وجہ نہیں بتائی اس لئے یہ دکھ اور تکلیف دہ کہ آخر وہ کیا حادثہ تھا جس سے وہ ہم سے جدا ہو گئے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ کینیڈا آ رہے تھے اور اُن کا کینیڈا کا ویزا بھی رکھا ہوا تھا۔ خدا کی باتیں خدا ہی جانے چونکہ احمدیوں کے لئے تو پاکستان دارالحرب بنا ہوا ہے اس لئے ہر احمدی جو وہاں فوت ہو وہ شہدا کے زمرہ میں آئے گا شاید اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا کہ انکو پاکستان میں شہادت نصیب ہو بھائی محمود احمد مرحوم کو میں کالج کے زمانے سے جانتا تھا جب میں ۱۹۲۹ء میں لاہور کالج میں داخلے کے لئے گیا تو راجپوت سائیکل ورکس ابا جی لے گئے حضرت قاضی محبوب عالم صاحبؓ سے سائیکل BRITISH LION خریدا محمود بھائی اس وقت بھی ملے بلکہ انہوں نے ساری سائیکل کا رنڈل سے فٹ کروائی اس وقت بھی وہ مرنجاں مرنج سادہ طبیعت اور احمدیت کے لئے انتہائی اخلاص رکھنے والے تھے۔ دوکان کے اندر ہی نمازوں کا انتظام تھا کہ وہ نہایت تندہی سے وقت پر نمازوں کا انتظام کرواتے تھے اور یہ نماز کی عبادت لاکھوں احمدیوں کو وہاں نصیب ہوئی اتنی مداومت تھی کہ پھر آن کی اس نیکی کا شروع سے اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں خاص الخاص رحمتوں سے نوازے اور جنت الفردوس کے اعلیٰ مقامات عطا فرمائے آمین۔ ثم آمین حضرت قاضی محبوب عالم صاحبؓ کی وفات کے بعد سخت مشکل حالات میں انہوں نے سارا کام سنبھالا اور خاندان کی پرورش فرمائی نیکیوں میں پیش پیش رہے اور غیر احمدیوں کے فسادات میں پہاڑ کی طرح ڈٹے رہے اللہ تعالیٰ ایسے بزرگوں سے کیوں خوش نہ ہوگا اور کیوں اپنی گود کے پیار سے نہ نوازے گا جن کی زندگی دین اور دنیا میں بے مثال ہے نہایت خوبیوں کے مالک تھے اور بانہمہ سادہ طبیعت۔ میں نے کئی دفعہ اُنہی کی اقتدا میں نماز پڑھنا اور دوسرے کارکنوں کے لئے بھی وہ نیکیوں کا موجب تھے اس کالج کے زمانے میں احمدیوں کے جو جلسے ہوتے تھے ہم ہوسٹل والے بھی کثرت سے اس میں شامل ہوتے تھے اور بھائی محمود احمد صاحب اپنے دوسرے فرائض کو چھوڑ کر بھی نہایت اخلاص سے شامل ہوتے تھے جب بھی ملاقات ہوئی وہ نہایت خندہ پیشانی سے ملے اور ان کی خاص مخلصانہ مسکراہٹ میرا قیمتی سرمایہ ہے وہ اسقدر ملنسار اور احمدیت کے لئے کوشاں رہتے تھے کہ مرحوم نے سب کے دلوں میں گھر کیا ہوا تھا متواضع بھی اتنے تھے کہ چائے یا سوڈا واٹر اور شربت پلانے میں پیش پیش رہتے۔ کام میں مستعد اور کاروبار میں دیانتداری اُن کا بہت بڑا وصف تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر اس دنیا میں بھی رحمتیں نازل کیں اور برکات سے نوازا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اپنی ساری زندگی میں خاندان قوم اور احمدیوں کی ہر طرح خدمت کرتے رہے۔ ایسے انسان دنیا میں کم آتے ہیں۔ مجھے احساس ہے کہ آپ کو ایسے پاک وجود سے کتنی محبت ہو گی اور یہ نقصان کتنا بڑا سارے خاندان کو پہنچا ہے اُن کا وجود سارے خاندان کے لئے موجب رحمت و برکت تھا اور انشاء اللہ تعالیٰ اُن کی نیکیاں صدقہ جاریہ کے طور پر نئی نسل میں اجاگر ہوں گی کاش جلسہ سالانہ میں زیادہ وقت ملاقات کا میسر آ جاتا

لیکن خدا کا شکر کہ آن کی مسکراہٹ۔ سادگی۔ اخلاص اور کم گوئی کا ایک مختصر سا نظارہ ہو گیا۔ جانا تو سب نے ہے اور وہی ہمارا سب کا اصل گھر اور حقیقی گھر ہے اس فانی گھر میں کسی نے دائمی طور پر نہیں رہنا ہے مبارک ہیں وہ جو اپنے دائمی گھر کی زینت کے سامان اسی دنیا میں کر لیتے ہیں اور مزید مبارک ہیں جو اس فانی گھر میں اپنی ایسی یادگار ہی چھوڑ جاتے ہیں جو دوسروں کے لئے نمونہ اور راہنمائی کا کام دیں دِل کی گہرائیوں سے ایسے مثالی وجود کے لئے بے حد دعائیں نکلتی ہیں آن کی زندگی کا جب خیال کرتا ہوں تو ان کی بے شمار نیکیاں اور خوبیاں سامنے آتی ہیں بخدا وہ ایک نادر الوجود انسان تھے اور نیکیوں کا مجسمہ تھے۔ جسم تو فانی ہے لیکن اُن کی نیکیاں زندہ ہیں وہی نور اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور ان کی اولاد کو بھی دے اپنی برکات سے نوازے، اور آن کی نیکیوں کے اجر سے متمتع فرمائے۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - آن کی نیکیاں ہی وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ کی تفسیر ہیں اور انشاء اللہ وہ ان کی آخروی جنتی زندگی کو بقعہ نور بنا دے گی ایسے وجود کے جانے سے مجھے بھی سخت محرومی کا احساس ہے تو آپ کو تو اور بھی شدت سے ہوگا مگر آپ کو اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ زندگی وہی ہے جو آخرت میں حسین نظر آئے۔

پس میں کیا کہوں۔ مبارک ہیں وہ وجود جو اس دنیا سے ایسے سرخرو ہو کے جاتے ہیں کہ فرشتے بھی کہتے ہوں گے کہ خلقت آدم پر کیوں ہم نے کہا تھا کہ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ۔
محمود بھائی ایسے ہی اللہ تعالیٰ اُن کو اپنی رحمت کے گہرے سایوں

باقی صفحہ نمبر ۱۲ کالم نمبر ۳ - ۴ پر

کیرلہ میں ایک نئی جماعت کا قیام
اور
کیرلہ کے طول و عرض میں وسیع پیمانہ پر جلسہ عام

رپورٹ مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہ فروری اور مارچ کے ابتدائی ایام میں کیرلہ کے طول و عرض میں ۲۳ جلسے عام منعقد ہوئے۔ ان جلسوں کو زیادہ تر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مخاطب فرماتے رہے۔ ان کے علاوہ مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مکرم مولوی فاروق صاحب مکرم اسپی احمد صاحب اور خاکسار نے مخاطب کیا۔ ان جلسوں کا عنوان جنگ خلیج کے بارے میں قرآن و احادیث کی پیشگوئیاں ظہور یاجوج ماجوج اور اس جنگ کے پس منظر اور مختلف مسائل کے حل کے بارے میں امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا موقف تھا۔ اس وجہ سے ہر جلسہ میں غیر معمولی طور پر ہزاروں افراد نے نہایت دلچسپی سے شرکت کی

جماعت احمدیہ کالی کٹ کے زیر اہتمام کالی کٹ شہر سے ۲۰ میل دوری پر واقع کوڈووتی (KODUVATTI) میں جو جماعت اسلامی اور اہل حدیث کا گڑھ ہے مورخہ ۱۴ ، ۱۵ مارچ کو عین بازار میں دو روزہ جلسہ عام منعقد ہوا۔ پہلے دن کے جلسہ کی صدارت محترم جناب الوٹی صاحب نے فرمائی۔ مکرم عبد اللہ ماسٹر صاحب کے مختصر خطاب کے بعد خاکسار نے مسئلہ خلیج کے بارے میں تفصیلی روشنی ڈالی۔

دوسرے دن کا جلسہ محترم A.P کنجامو صاحب امیر جماعت کالی کٹ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف عمومی رنگ میں فرمایا۔ اس کے بعد خاکسار نے وفات عیسیٰ۔ مسئلہ ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تفصیلی تقریر کی۔ ہر دو جلسوں میں غیر معمولی طور پر لوگ جمع تھے۔

کیرلہ کے ایک ضلع VAYANAD کے دو مقامات میں مورخہ ۱۰ ، ۱۱ مارچ کو جلسہ عام منعقد ہوا۔ ان ہر دو جلسوں کو مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے مخاطب فرمایا۔ مورخہ ۱۵ مارچ کو بعد نماز جمعۃ المبارک مکرم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب کی صدارت میں ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو استقامت عطا فرمائے آمین ازراہ کرم دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری تبلیغی سرگرمیوں اور پبلک جلسوں کے دور رس نتائج پیدا فرمائے اور لوگوں کو حق و صداقت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خصوصی درخواست دعا

محترمہ برکت بیگم صاحبہ کھوکھر انگلینڈ سے اعانت بدر میں دس پونڈ کی رقم بھجواتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ درویشان کرام اور بزرگان سلسلہ و احباب سے درخواست دعا کرتی ہیں۔ کہ موصوفہ کے خاوند بعمر اسی سال ایک عرصہ سے بیمار ہیں خود بھی بعمر ۷۰ سال مختلف عوارض سے علیل ہیں ٹانگوں میں سخت درد رہتا ہے۔

دونوں میاں بیوی کی صحت کاملہ اور انجام بخیر ہونے کے لئے خصوصی درخواست دعا ہے۔ (ایڈیٹر)

صفحہ ۱۱ سے آگے میں جگہ دے اور آپکو سمجھ عقل اور صبر عطا فرمائے۔ کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام ۔ تمام پسماندگان کے لئے مضمون واحد۔ میرا ارادہ تھا کہ میں راجپوت سائیکل ورکس پر خط لکھوں مگر وہاں کون ہے۔ آپ میرا پیغام تعزیت فوٹو کاپی کروا کے پہنچا دیں کیونکہ وہ خط تو رسمی سا ہوگا اور یہ دل کی آواز ہے نوٹ :- بیگم کی طرف سے بھی بہت افسوس کر دینا۔ مضمون واحد ہے۔

والسلام

خاکسار ۔ ملک سعید احمد و سیدہ محمودہ

محترم محمد احمد صاحب سوئیجہ مرحوم کا ذکر خیر

عزیزہ محترمہ شہناز بانو بنت مکرم محمد احمد صاحب سوئیجہ مرحوم آف کانپور لکھتی ہیں ۔

میرے پیارے ابا جان محترم محمد احمد صاحب سوئیجہ کانپور ۲۷/۵/۹۰ کو ہم سب سے جدا ہو کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے تھے ۔ ان کا جسد خاکی امانتاً مسکرہ (ہمیرپور) میں مدفون تھا۔

آج مورخہ ۲۸/۴/۹۱ کو ان کا تابوت قادیان دارالامان تک لانے کی اللہ تعالیٰ نے ہم سبھی اہل خاندان کے افراد کو توفیق عطاء کی ۔ اس خدائے قادر کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے ۔

مورخہ ۲۸/۴/۹۱ کو بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے والد صاحب مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور اس طرح والد صاحب مرحوم کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوگئی ۔ الحمد للہ

ہمارے والد صاحب مرحوم کے تابوت کے ہمراہ ہمارے محترم شفیق بزرگ اور والد صاحب مرحوم کے دیرینہ ساتھی و ہمدرد محترم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی بھی تشریف لائے تھے ہر قدم پر آپ نے افراد خاندان کی راہ نمائی کی ۔ ہم سبھی افراد خاندان قارئین بدر سے دعاء مغفرت کی درخواست کرتے ہیں ۔ اور اسی طرح تہ دل سے محترم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ۔ احباب جماعت مسکرا ۔ راٹھ ۔ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جس طرح انہوں نے والد صاحب مرحوم کی وفات پر تابوت کی تدفین پر اور تابوت کے نکالنے پر تعاون کیا ۔

ہم افراد خاندان ہمیشہ ان کے ممنون احسان رہیں گے ۔ فجزاہم اللہ احسن الجزا ۔

ہم سبھی افراد خاندان کے ہمراہ ہماری دونوں پھوپھیاں ۔ چھوٹی پھوپھی کے ایک بیٹے اور ایک غیر احمدی بھائی نے بھی تمام تکالیف برداشت کر کے تابوت کے ساتھ سفر اختیار کیا اور ہماری والدہ نے بھی بیماری کی حالت میں سفر کیا اس کے لئے ہم تمام قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

والد صاحب مرحوم اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے ۔

سنجا وہ پوچھیں ہمارا پتہ تو کہہ دینا
حضور اب وہ دارالامان میں رہتے ہیں

درخواست دعا

◆ ۔ خاکسار کا بڑا لڑکا عزیزم مامون احمد سلمہ اللہ اکثر بیمار رہا کرتا ہے۔ بیماری طویل ہوتی جا رہی ہے اور تا حال اس کی ملازمت مستقل نہیں ہوئی ہے ۔ عزیز موصوف کی کامل شفایابی و ملازمت میں مستقل ہونیکیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے اعانت بدر میں مبلغ دس روپے ادا کئے گئے ۔

(اہلیہ مکرم شیخ مبین بخش صاحب رسول پور سونگھڑہ)

◆ مکرم مرزا وسیع احمد صاحب ظفر لندن سے احباب جماعت کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہوئے اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی ۔ دینی دنیاوی ترقیات × اور پریشانیوں کے ازالہ کیلئے احباب جماعت سے درخواست دعا کی تحریک کرتے ہیں ۔ رفیق احمد مینیجر اخبار بدر

جماعتِ احمدیہ حیدرآباد کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

بقیہ صفحہ اوّل

اس ماہ اجتماعی افطار اور سحر کے ہر چار مساجد میں انتظامات رہے۔ سکندرآباد میں محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب امیر صوبائی نے درس کا انتظام جاری رکھا۔ مارچ اور اپریل میں دو لاکھ روپے سے زیادہ چندہ جات لازمی و تحریکِ جدید۔ وقفِ جدید اور خدام کا چندہ نیز جبندہ اور زکوٰۃ کی رقوم اکٹھی ہوئیں۔ جماعتِ احمدیہ حیدرآباد کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر جمعۃ الوداع اور الوداعی دُعا کے موقعہ پر احمدیہ مسجد افضل گنج کی تیسری منزل پر شامیانوں کا انتظام تھا لیکن افرادِ جماعت کی تعداد اتنی تھی کہ انتظامات کے بندھن ٹوٹ گئے۔ عید کے موقعہ پر چار بڑے ہال کرائے پر لئے گئے لیکن ناکافی۔ افرادِ جماعت کو بے حد تکلیف محسوس ہوئی۔ اب ہمارے پاس اِس وقت جگہ نہیں جہاں جماعت کو ایک مقام پر اکٹھا کیا جا سکے۔ اور کسی نے دیکھنا ہو تو حیدرآباد آکر دیکھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام وَسِّعْ مَکَانَکَ کس شان سے پورا ہو رہا ہے۔ آندھرا پردیش کے اضلاع میں نو مبائعین اور حیدرآباد میں افرادِ جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد ہم سب کو یہ پیغام دے رہی ہے کہ تیزی سے حضرت امام جماعت احمدیہ کی اقتداء میں قدم آگے رکھو کیونکہ فتح کی منزل قریب ہے۔!!

بقول حضرت المصلح الموعودؓ ؎

ہمسفر سنبھلے ہوئے آنا کہ رستہ ہے خراب
پر قدم ڈھیلا نہ ہو میں تیز رفتاروں میں ہوں

○

ضروری اعلان

جملہ مجالس ہائے انصار اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع کے لئے مورخہ ۱۶-۱۷ اکتوبر ۱۹۹۱ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ لہٰذا احباب ابھی سے تیاری میں رہیں اور زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع میں شرکت فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت۔ قادیان

درخواستِ دُعا

مکرم شیخ شوکت علی صاحب آف فیصل آباد (پاکستان)، حال مقیم مغربی جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یکے بعد دیگرے تین مُردہ بچوں کی پیدائش کے بعد قریباً تین ماہ قبل چوتھا بچہ عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام "طیّب احمد" رکھا گیا ہے۔ بچے کی پیدائش کی خوشی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے موصوف کو ان کا کیس کلیئر ہوجانے کی بھی خوشی دکھائی ہے۔ الحمد للہ۔

مکرم شیخ صاحب جملہ بزرگان و احباب کی دردمندانہ دُعاؤں کا دِلی شکریہ ادا کرتے ہوئے عزیز نومولود کے نیک، صالح و خادمِ دین ہونے، اپنی جملہ پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دُنیاوی ترقیات کے لئے مزید دُعاؤں کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

ناظم وقفِ جدید قادیان

دُعائے مغفرت

خاکسار کے نانا مکرم شیخ منصور احمد صاحب مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۹۱ء بروز دوشنبہ وقت صبح آٹھ بجے چند دن بیمار رہ کر اِس جہانِ فانی سے کُوچ کر گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بُلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اَے دِل، تُو جاں فِدا کر

مرحوم کی عمر لگ بھگ اسّی سال تھی۔ نیک سیرت اور مخلص احمدی تھے۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

شیخ وسیم احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک (اڑیسہ)

الوصیّت کا بابرکت نظام

جیسا کہ احبابِ جماعت کو اِس امر کا بخوبی علم ہے کہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے باذنِ الٰہی اسلام و احمدیت کے نظامِ نو کی بنیاد ۱۹۰۵ء میں الوصیّۃ کے ذریعہ رکھ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کے مطابق ہمیں یہ کامل یقین ہے کہ آج نہیں تو کل دنیا پر اسلام و احمدیت کا غلبہ ہو کر رہے گا۔ اور یہ نظامِ وصیّت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا ہے ایک دن ضرور قائم ہو کر رہے گا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔ پس تمام دوستوں کو اس کی اہمیت سمجھنی چاہیئے۔ نیز اِس بابرکت نظام میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ احبابِ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"پس تم جلد سے جلد وصیّتیں کرو تاکہ جلد سے جلد نظامِ نو کی تعمیر ہو۔ اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں اُن سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیّت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصّہ لے کر دینی و دنیاوی برکات سے مالا مال ہوسکیں۔ اور دُنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اُٹھائے کہ آخر اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردِہ کہا جاتا تھا، جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا، اس میں سے وہ نور نکلا جس نے ساری دُنیا کی تاریکیوں کو دور کر دیا۔ جس نے ساری دُنیا کی جہالت کو دُور کر دیا۔ جس نے ساری دنیا کے دُکھوں اور دردوں کو دُور کر دیا۔ اور جس نے ہر امیر اور غریب کو ہر چھوٹے اور بڑے کو محبّت اور پیار اور اُلفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمادی"

(نظامِ نو صفحہ ۱۳۲)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بابرکت نظامِ وصیّت کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ بھارت

دفتر لجنہ اماء اللہ بھارت کی طرف سے تمام لجنات بھارت کو "لائحہ عمل لجنہ ۱۹۹۱ء" اور سالانہ رپورٹ کاپی لجنات بھارت ۹۰-۱۹۸۹ء بھجوادی گئی ہیں۔ اگر کسی لجنہ کو اب تک نہ ملی ہو تو فوری دفتر لجنہ بھارت کو اطلاع دیں تا انہیں بھجوادی جائے۔

صدر لجنہ اماء اللہ بھارت

سانحہ ارتحال اور دُعائے مغفرت

جملہ احبابِ کرام کی خدمت میں بڑے دُکھ کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک) کے سابق صدر محترم غلام محی الدین صاحب مرحوم و مغفور کی اہلیہ محترمہ دِل کی شدید تکلیف کے باعث بمقام حیدرآباد، بتاریخ ۱۵ اپریل ۹۱ء بوقت شام جبکہ ساری دُنیا کے احمدی ۲۹ ویں رمضان المبارک کے مبارک موقعہ پر دُعائیں کر رہے تھے، اِس جہانِ فانی سے کُوچ کرگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دِل سے شیدائی تھیں۔ سلسلہ کی خدمت میں اکثر کوشاں رہتی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی سختی سے پابند تھیں۔ مرحومہ اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑ گئی ہیں۔ اِن دنوں مرحومہ کے بڑے فرزند مکرم غلام ناظم الدین صاحب جماعت احمدیہ گلبرگہ کے سیکرٹری مال کے طور پر خدمت انجام دے رہے ہیں۔

مرحومہ کی مغفرت، بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے صبرِ جمیل کی توفیق پانے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

خاکسار:- قریشی عبد الحکیم
جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ گلبرگہ

عید مُبارک

۱ ۔ محترم گوربچن سنگھ باجوہ صاحب سابق وزیر حکومت پنجاب تحریر فرماتے ہیں :۔

محترم حضرت میاں صاحب !

مؤدبانہ تسلیمات ۔ مبارک عیدالفطر کے مبارک دن پر میری طرف سے اور میرے گھر کے ہر فرد کی طرف سے آپ کو اور آپ کے خاندان کے ہر فرد کو آپ کی وساطت سے قادیان کے ہر احمدی بھائی بہن کو عید مبارک ہو ۔

۲ ۔ محترم پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ پریذیڈنٹ ضلع اکالی دل گورداسپور تحریر فرماتے ہیں :۔

بخدمت محترم ممبران جماعت احمدیہ قادیان

بوساطت بحضور فیض گنجور جناب حضرت میاں وسیم احمد صاحب دام اقبالہٗ ۔

بعد آداب بندہ آج عیدالفطر کے مبارک موقعہ پر اپنی دلی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہے ۔ مقدس ماہ رمضان میں پورا مہینہ روزے رکھ کر یادِ الٰہی میں رہ کر آپ سب نے جو پاکدامنی اور پاکبازی اور ہردے کی پوترتا کے لئے بھرپور ذوق عبادت کی ہے اس کے لئے بھی آپ صاحبان مبارکباد کے مستحق ہیں ۔ آجکل کے زمانہ میں دُنیاوی کاروبار نجی فوائد نیز خود غرضی کے لئے ہر شخص بھاگ دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کے لئے کوشاں ہے ۔ مگر یادِ الٰہی میں چند لمحات گزارنے مشکل ہیں ۔ اس مالکِ دوجہان ۔ پروردگار ۔ رزاق کریم رحیم خداوند کی یاد ہی سب سے افضل مبارک اور مقدس ہے ۔ خداوند سے دُعا ہے کہ عید مبارک کا دن انسانیت کے لئے خوشگوار ماحول اور پیار محبّت کا پیغام لے کر آئے ۔ دیش ملک خوشحال ہو ۔ تمام مذہب فرقے دھرم اپنے اپنے عقائد میں یقین رکھتے ہوئے بھی لاشریک خداوند جو صرف ایک ہے جس کا کوئی ثانی نہیں کو ماننے والے ہوں ۔

۳ ۔ جناب ادم پرکاش سونی نامور اُردو مضمون نگار امرتسر سے ایڈیٹر کے نام تحریر فرماتے ہیں :۔

مکرم بندہ ۔ آداب !

عیدالفطر کی خوشیاں مبارک مبارک !!

عملہ وجملہ احباب کو میری جانب سے "عید مبارک" پہنچا دیں ۔"

● ۔ بذریعہ تحریر ہذا "عید مبارک" کا پُرخلوص تحفہ احباب کرام کی خدمت میں پہنچا دیا گیا ہے ۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اور ہم سب کو عیدالفطر کی رُوح توحید خالص کو قائم رکھنے ۔ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے اور اس سے سچی برکتیں پانے اور مخلوقِ خدا سے روابطِ شفقت کو بڑھانے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے ۔ آمین ۔ ع

یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

(ایڈیٹر)

۴ ۔ جناب سونی صاحب کا ایک اور خط ۔

۱۰ مارچ کے مکتوبِ گرامی میں آپ تحریر فرماتے ہیں :۔

"ہفتہ وار بدر میں بالعموم قابلِ ستائش پُراز معلومات مضامین نہایت ثقہ اُردو میں زیرِ مطالعہ آتے رہتے ہیں ۔ گزشتہ اور حالیہ اشاعت میں خلیجی جنگ کے بارے میں مضمون جو خطبہ جمعۃ المبارک کی ذیل میں شائع ہُوا از حد معلوماتی اور قابلِ قدر ہے ۔

گزشتہ ہفتہ کا اداریہ خصوصی طور پر لائقِ مطالعہ تھا ۔ جو تواریخی شواہد کا حاصل ہے ۔ "بدر" کے مطالعہ سے کم ازکم صحیح اُردو زبان کا لطف حاصل ہو جاتا ہے ۔

میری جانب سے ادارہ بدر کو آداب ۔

● ۔ مکرم سونی صاحب ! بدر کے مضامین پر آپ کے اظہارِ پسندیدگی کا شکریہ ۔ !

"بدر" میں خطبہ جمعۃ المبارک کے تحت جو خطبات شائع ہو رہے ہیں وہ سب حضرت امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ ہوتے ہیں جو آپ ہر جمعہ کی عبادت کے موقعہ پر مجلس میں بیان فرماتے ہیں اور ہم احمدیوں کے لئے آبِ حیات کا حکم رکھتے ہیں ع

سرمایۂ حیات ہیں خُطبے حضور کے

(ایڈیٹر)

درخواستِ دُعا

مکرم خورشید احمد صاحب بجار کوٹ سے مبلغ پندرہ روپے ۱۵ اعانتِ بدر میں ارسال کرتے ہوئے اپنی بیٹی رضوانہ کوثر کی کامل صحت کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

(ادارہ بدر)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرّحیم
جیولرز
پروپرائیٹر :۔ سیّد شوکت علی اینڈ سنز
(پتہ)
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری ۔ نارتھ ناظم آباد کراچی ۔ فون: ۶۲۹۴۴۳

SUPER INTERNATIONAL
PHONE NO.
OFF : 6348179.
RESI: 6233389.
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD.
OLD CHAKALA , SAHAR ROAD.
(ANDHERI EAST) BOMBAY-800099.

طالبانِ دُعا :۔
آٹو ٹریڈرز
۱۶ ۔ مینگولین ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

ارشادِ نبویؐ
اَلْاَمَانَۃُ عِزٌّ
(ترجمہ)
امانت داری عزّت ہے
منجانب :۔ پرویز احمد ممبئی

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
باپی پولیمرز ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز :۔ ۵۲۰۶ ۔ ۵۱۳۷ ۔ ۴۰۲۸ ۔ ۴۳
YUBA
QUALITY FOOT WEAR

"ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں ۔"
(کشتی نوح)
NHR ®
CALCUTTA-15.
پیش کرتے ہیں :۔
آرام دہ ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ، ہوائی چپل نیز ربر ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے ۔